باب 2: اقتصادی نمو

پاکستان کی معیشت نے ایک سال پہلے کے فوائد سے استفادہ کرتے ہوئے مزید یکجائی کا سلسلہ جاری رکھا اور مالی سال22ء میں6.0 فیصد نمو حاصل کی، جبکہ اس کے مقابلے میں مالی سال21ء کے دوران5.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ زرعی شعبے میں مالی سال22ء کے دوران گنے اور مکئی کی ریکارڈ پیداوار اور کپاس کی بہتر پیداوار نے گندم کی پیداوار میں کمی کی مکمل تلافی کر دی۔ صنعتی شعبے کی نمو میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) نے اہم کردار ادا کیا۔ ایل ایس ایم میں توسیع کی وجوہات میں ترقیاتی اخراجات میں اضافہ، مالی سال22ء کے بجٹ میں مختلف شعبوں کو ٹیکس ریلیف کی فراہمی اور مالی سال22ء کے ابتدائی چند مہینوں میں معاون زری پالیسی کا تسلسل شامل ہیں۔ نجی سرمایہ کاری اور سرکاری اخراجات میں اضافے کا نتیجہ تعمیراتی شعبے میں تیزی کی صورت میں نکلا، جبکہ بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی کے شعبوں میں بھی تیز رفتار نمو ہوئی۔ اجناس کے پیداواری شعبوں کی سرگرمیوں میں اضافے نے خدمات کے شعبے پر بھی مثبت اثرات مرتب کیے۔ خدمات کی نمو میں تھوک اور خردہ تجارت کو بالادستی حاصل رہی، جبکہ اطلاعات اور ٹیلی مواصلات کا حصہ بھی قابل ذکر رہا۔ مالی سال22ء کے دوران افرادی قوت کی منڈی مستحکم رہی۔ پنجاب اور سندھ دونوں میں مزید صنعتی کارکنوں کو بھرتی کیا گیا۔ اس مدت کے دوران خدمات اور تعمیرات کے شعبوں کی اجرتوں میں اضافہ جاری رہا، اگرچہ یہ اضافہ مہنگائی کی مجموعی شرح سے کم تھا۔ تاہم، سال کے اختتام پر اسٹیٹ بینک کے اعتماد کاروبار سروے (ایس بی پی، بی سی ایس) اور اعتماد صارف سروے (ایس بی پی، سی سی ایس) روزگار کے امکانات میں بگاڑ کو ظاہر کرتا ہے۔

2 اقتصادی نمو

2.1 جی ڈی پی کی نمو

پاکستان کی معیشت نے مالی سال 22ء میں مسلسل دوسرے برس متاثر کن نمو درج کی جبکہ اس سے قبل مالی سال 20ء میں کووڈ کے سبب قدرے معتدل سکڑاؤ دیکھنے میں آیا تھا۔ اس نمو میں معیشت کے تمام تین شعبوں نے کردار ادا کیا۔ گندم کے علاوہ تمام اہم اور چھوٹی فصلیں گذشتہ برس کے مقابلے میں قابل ذکر نمو کی عکاس ہیں۔ اجناس کے پیداواری شعبے کی اعانت کے سبب خدمات کے شعبے کا مجموعی نمو میں حصہ نصف سے زیادہ رہا۔

کووڈ کے باعث سازگار پالیسی ماحول نے بھی مالی سال 22ء کے ابتدائی حصے میں معاشی نمو کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں نمو کو تحریک دینے میں زری اور مالیاتی پالیسی ترغیبات نے کلیدی کردار ادا کیا۔ مالی سال 22ء میں معاشی سرگرمیاں کووڈ وبا کی مزید دو لہروں سے بڑی حد تک محفوظ رہیں۔ تاہم، جاری کھاتے کا خسارہ بڑھنے کے ساتھ ہی ساختی ردوبدل پروگرام کے حصے کے طور پر پالیسی کو سخت کیا گیا۔ بحیثیت مجموعی، مالی سال 22ء کے ابتدائی حصے میں توسیعی پالیسیوں کے اثرات وسیع البنیاد تھے، جنہوں نے مالی سال 22ء کے دوسرے حصے میں کچھ شعبوں کی سرگرمیوں میں سکڑاؤ کی تلافی کر دی۔

مالی سال 22ء میں جی ڈی پی کی نمو 6.0 فیصد رہی، جبکہ مالی سال 21ء میں یہ 5.7 فیصد تھی (**جدول 2.1** اور **شکل 2.1**)۔ شعبہ جاتی تفصیلات کے مطابق مالی سال 22ء میں زراعت کے شعبے میں 4.4 فیصد توسیع ہوئی، جبکہ گذشتہ برس نمو 3.5 فیصد رہی تھی۔ فصلوں اور گلہ بانی کے ذیلی شعبوں نے مالی سال 22ء میں زرعی شعبے کی نمو میں مثبت حصہ ڈالا۔ مالی سال 22ء میں چاول، مکئی اور گنے کی فصلوں کی ریکارڈ پیداوار اور کپاس کی پیداوار میں اضافے نے گندم کی پیداوار میں کمی کی مکمل تلافی کر دی۔

مالی سال 22ء میں صنعتی شعبے میں 7.2 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس یہ 7.8 فیصد رہی تھی۔ کان کنی اور کوہ کنی کی سرگرمیوں میں کمی سے قطع نظر بحیثیت مجموعی صنعتی شعبے کا جی ڈی پی میں حصہ گذشتہ برس کے قریب تھا۔ خصوصاً، سال کے بیشتر حصے میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں اضافہ دیکھا گیا، اور ملبوسات، غذا اور گاڑیوں کے شعبوں نے نمو میں خاصا حصہ ڈالا۔ مالی سال 22ء کے دوران ترقیاتی اخراجات میں اضافے، برآمدی نوعیت کی صنعتوں، گاڑیوں اور تعمیرات جیسے مختلف شعبوں کو ٹیکس ریلیف کے ساتھ معاون زری پالیسی بشمول اسٹیٹ بینک کی رعایتی فنانسنگ اسکیموں کے مؤخر اثرات سے مینوفیکچرنگ کی سرگرمیوں کو تقویت ملی۔

شکل 2.1 : جی ڈی پی کی نمو (مالی سال 17ء سے 22ء)

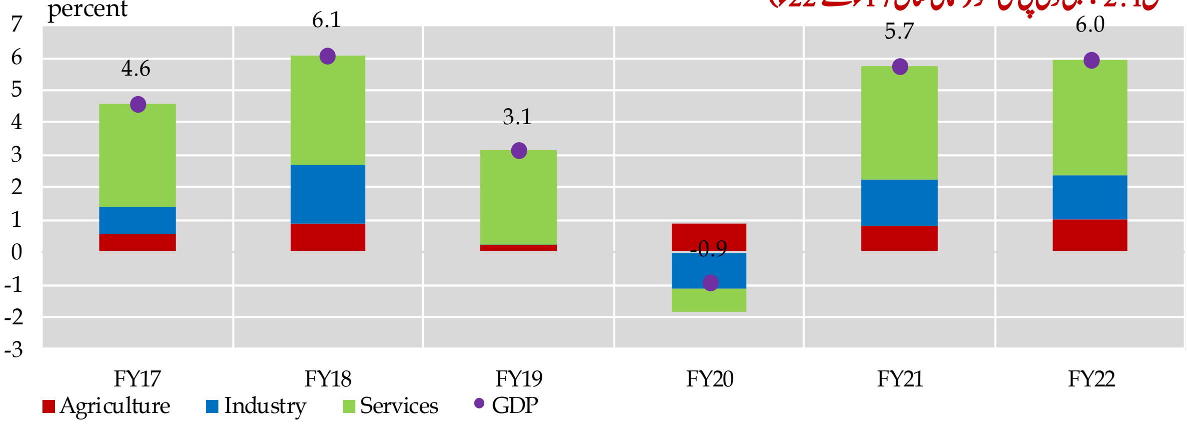

Source: Pakistan Bureau of Statistics

جدول 2.1: نمو، جی ڈی پی کی نمو میں حصہ اور شعبہ جاتی حصہ

	نمو		جی ڈی پی کی نمو میں حصہ		شعبہ جاتی حصہ	
	م س 21ءن	م س 22ءع	م س 21ءن	م س 22ءع	م س 21ءن	م س 22ءع
زراعت	3.5	4.4	0.8	1.0	23.0	22.7
صنعت	7.8	7.2	1.5	1.4	18.9	19.1
خدمات	6.0	6.2	3.5	3.6	58.1	50.2
جی ڈی پی کی شرح نمو	**5.7**	**6.0**				

ع: عبوری، ن: نظر ثانی شدہ

ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے

خدمات کے شعبے میں تھوک اور خردہ کے جز میں توسیع نے مجموعی کارکردگی پر مثبت اثرات مرتب کیے۔ مالی سال 22ء میں تھوک اور خردہ شعبے کا حصہ بڑھ کر 18.8 فیصد تک پہنچ گیا، جبکہ گذشتہ برس یہ 18.1 فیصد تھا۔ اجناس کے پیداواری شعبے کی سرگرمیاں بڑھنے کے ساتھ درآمدات میں اضافے نے اس ذیلی شعبے کی پیداوار پر مثبت اثر ڈالا۔

ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری، اطلاعات اور مواصلات، اور تعلیم کے شعبوں میں بھی قابل ذکر بہتری دیکھی گئی۔ معاشی سرگرمی میں اضافے کا نتیجہ ٹرانسپورٹ، اطلاعات اور مواصلات کے شعبوں میں توسیع پر منتج ہوا۔

اسی طرح، افرادی قوت کی مارکیٹ میں صنعتی کارکنوں کی تعداد کی جانچ کے مطابق سندھ اور پنجاب میں روزگار کی سطح مستحکم رہی۔ سال کے آغاز پر مارکیٹ میں بہتری زیادہ نمایاں تھی، جب مختلف شعبوں میں بھرتی جاری تھی، لیکن سال گزرنے کے ساتھ اس کی رفتار سست ہو گئی۔ اسٹیٹ بینک اور آئی بی اے کے اعتماد کے متعلق مشترکہ سرویز مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں امید افزا امکانات کو ظاہر کرتے ہیں، تاہم طلب کم کرنے کی پالیسیوں کے ساتھ جغرافیائی اور سیاسی بے یقینی کے سبب امید افزا توقعات میں کمی آ گئی۔ اجرتوں میں اضافے کا سلسلہ جاری رہا، تاہم اجرتوں میں نمو مہنگائی کی شرح سے کم رہی۔

اخراجات کے لحاظ سے جی ڈی پی میں تقریباً ساری نمو کا محرک صرف تھا۔ اس نمو میں تقریباً سارا حصہ صرف کا تھا جبکہ سرمایہ کاریوں کا حصہ بہت کم تھا (**شکل 2.2** اور **جدول 2.2**)۔ مختلف ممالک سے تقابل کے لحاظ سے ملک میں سرمایہ کاری کا فقدان اچھی صورت حال کا عکاس نہیں ہے۔[1] مزید برآں، خالص برآمدات مسلسل معاشی نمو میں کمی کا باعث بن رہی ہیں، اور ان کا حصہ منفی 2.5 فیصد رہا۔

شکل 2.2 : جی ڈی پی کی نمو میں حصہ

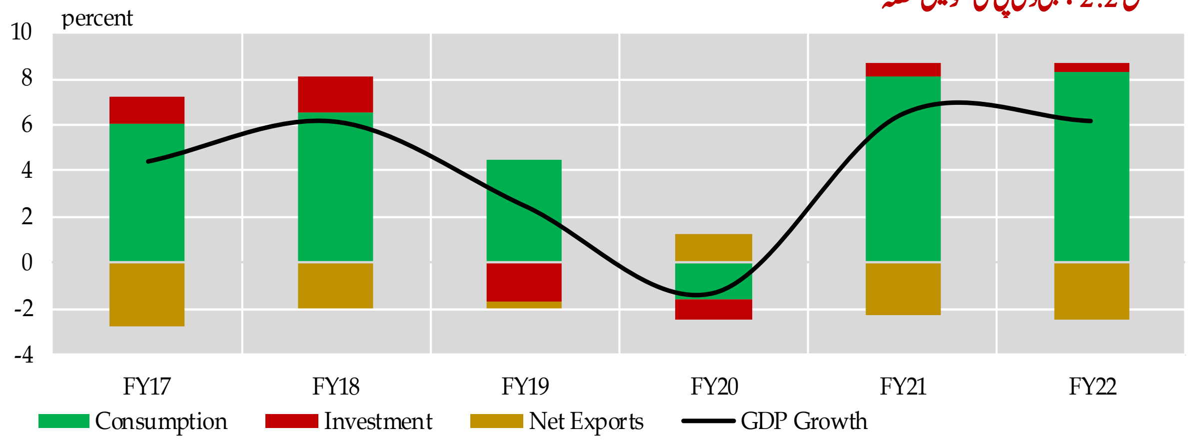

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[1] سرمایہ کاری پر حالیہ ملکی تجزیے کے لیے دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 21ء کا باکس 2.1۔

شکل 2.3: منتخب ممالک کی خام ملکی بچتیں اور سرمایہ کاری

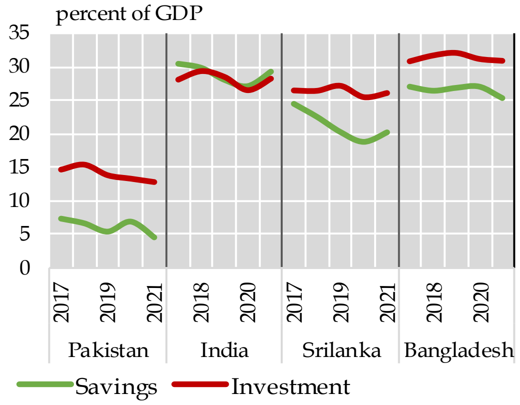

Source: World Bank

معاشی نمو کا اہم محرک نجی صرف تھا، جبکہ سال کے دوران حکومتی اخراجات منجمد رہے۔ صرف میں اضافے کے ساتھ سرمایہ کاریوں کا منجمد ہونا تشویش کا باعث ہے کیونکہ یہ خالص برآمدات کی شکل میں صرف اور سرمایہ کاری کے لیے بیرونی بچتوں کے استعمال کو ظاہر کرتا ہے۔

مالی سال 22ء میں مارکیٹ کے نرخوں پر سرمایہ کاری میں 24.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس یہ 16.0 فیصد بڑھی تھی۔ اس نمو میں اسٹیٹ بینک کی رعایتی قرضہ اسکیموں (ایل ٹی ایف ایف اور ٹی ای آر ایف) نے اہم کردار ادا کیا۔ مالی سال 22ء میں سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کے تناسب میں معمولی اضافہ ہوا، تاہم یہ کووڈ سے پہلے اور علاقائی معیشتوں کی سطح کے مقابلے میں کم رہا۔ (**شکل 2.3**)۔ سرمایہ کاریوں میں کمی اور معاشی نمو کے لیے صرف پر زیادہ انحصار نے ملک کو بیرونی شعبے کے دھچکوں کے مقابلے میں کمزور کر دیا۔ اس

لیے ایسی ساختی اصلاحات، جن سے وسیع تر ملکی بچتیں پیدا ہوں اور انہیں پیداواری سرمایہ کاریوں میں استعمال کیا جائے، ضروری ہیں تاکہ پاکستان میں پائیدار معاشی نمو کی مضبوط بنیاد فراہم کی جاسکے۔

2.2 زراعت

مالی سال 22ء میں زراعت کے شعبے میں 4.4 فیصد کی شرح سے نمو ہوئی جو نہ صرف مالی سال 21ء کے دوران دیکھی جانے والی 3.5 فیصد نمو (**جدول 2.3**) کے مقابلے میں زیادہ تھی بلکہ 3.5 فیصد کے مقررہ ہدف سے بھی تجاوز کر گئی۔ اس کا اہم سبب اہم فصلوں کی پیداوار میں خاصا اضافہ اور گلہ بانی کے شعبے میں نمو تھی۔

فصل کے شعبے میں اہم فصلوں کی پیداوار میں 7.2 فیصد اضافہ ہوا۔ گنا، چاول اور مکئی کی فصلیں اپنے ہدف سے تجاوز کر گئیں؛ جبکہ گندم اپنے 2.6 ملین ٹن ہدف سے کم رہی۔ مالی سال 21ء کے مقابلے میں بلند پیداوار کے باوجود کپاس کی پیداوار اپنے ہدف سے 2.2 ملین گانٹھیں کم رہی۔ اہم فصلوں کی پیداوار میں اضافے کا اہم سبب زیر کاشت رقبے میں اضافہ اور خصوصاً خریف کے سیزن میں موسم کی سازگار صورت حال تھی۔ اس کے مقابلے میں ربیع کے سیزن پر خام مال کی کم دستیابی اور خراب موسم نے منفی اثرات مرتب کیے۔ بحیثیت مجموعی، خریف کے سیزن میں فصلوں کی پیداوار میں اضافے نے مالی سال 22ء کے دوران اس شعبے کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

خریف اور ربیع کی فصلوں میں پیداواری فرق کا جزوی سبب خام مال کی دستیابی ہے۔ خریف میں پانی کی دستیابی گذشتہ برس جتنی رہی، تاہم ربیع کے سیزن

جدول 2.2: مجموعی طلب کے اجزائے ترکیبی[2]

	جی ڈی پی کا فیصد		نمو کی شرحیں		پوائنٹ حصہ	
	2021ء	2022ء	2021ء	2022ء	2021ء	2022ء
مجموعی صرف	94.3	96.2	8.4	8.5	8.1	8.3
مجموعی سرمایہ کاری	14.6	15.1	4.7	2.9	0.7	0.4
خالص برآمدات	-8.9	-11.4	0.2	0.2	-2.2	-2.5

ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 2021-2022ء

[2] اخراجات پر مبنی جی ڈی پی اور خام قدر اضافی کی حامل جی ڈی پی کی نمو کے درمیان فرق کا سبب بالواسطہ پیمائش شدہ مالی وساطتی خدمات اور پروڈکٹ ٹیکسوں (منفی زراعانت) کا الگ الگ برتاؤ ہے۔
تفصیلات کے لیے دیکھیے: www.ecb.europa.eu/pub/pdf/other/mb200312_focus06.en.pdf

جدول 2.3: زرعی شعبے کی نمو اور جی ڈی پی کی نمو میں اس کا حصہ

	شعبہ جاتی حصہ		نمو		جی ڈی پی میں حصہ	
	م س21ء	م س22ع	م س21ء	م س22ع	م س21ء	م س22ع
زراعت	**23.0**	**22.7**	**3.5**	**4.4**	**0.8**	**1.0**
فصلیں	7.1	7.8	6	6.6	0.5	0.5
اہم فصلیں	4.4	4.4	5.8	7.2	0.3	0.3
دیگر فصلیں	3.2	3.1	8.3	5.4	0.3	0.2
کپاس کی جننگ	0.3	0.3	-13.1	9.2	0.0	0.0
گلہ بانی	14.4	14.0	2.4	3.3	0.4	0.5
جنگل بانی	0.5	0.5	-0.5	6.1	0.0	0.0
ماہی گیری	0.3	0.3	0.7	0.3	0.0	0.0

ع: عبوری

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

میں یہ اوسط سے کم رہی۔ کھاد کا استعمال بھی گذشتہ برس کے مقابلے میں کم رہا، خصوصاً ربیع کے سیزن میں، کیونکہ اس کی عالمی قیمتیں خاصی بڑھ گئی تھیں، اور ملک کو سردیوں کے دوران گیس کی قلت کا سامنا رہا۔ گذشتہ برس کی نسبت قرضوں کی دستیابی کی مجموعی صورت حال میں بہتری دیکھی گئی۔

گذشتہ چند برسوں کے دوران زراعت کے شعبے میں شرح نمو مستحکم رہی ہے، اور گذشتہ تین برسوں کے دوران یہ شرح نمو اوسطاً سالانہ تقریباً 3.9 فیصد رہی ہے۔ حتیٰ کہ فصل کے شعبے کی پیداواری کارکردگی زیادہ متاثر کن ہے، جس میں اسی مدت کے دوران اب تک 6.3 فیصد نمو ہو چکی ہے۔

اس کارکردگی کے باوجود مالی سال 22ء میں ملک کو 9.0 ارب ڈالر کی غذائی مصنوعات درآمد کرنا پڑیں، جبکہ برآمدات کی مالیت 5.4 ارب ڈالر رہی، جس کے نتیجے میں خالص غذائی برآمدات میں تجارتی خسارہ 3.6 ارب ڈالر رہا۔ پاکستان میں غذائی سلامتی کے متعلق تشویش میں اضافہ ہوتا جارہا ہے، کیونکہ ملک نے مسلسل دوسرے برس خاصی مقدار میں بنیادی غذا گندم درآمد کی تھی۔ بڑھتی ہوئی آبادی اور عالمی حدت میں اضافے کے تناظر میں ملک کو درپیش غذائی سلامتی کے خطرات میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ **باکس 2.1** میں پاکستان کی غذائی سلامتی پر ماحولیاتی تبدیلی کے ممکنہ اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

باکس 2.1: پاکستان میں ماحولیاتی تبدیلی کے تناظر میں غذائی سلامتی

دنیا کو بڑھتے ہوئے درجہ حرارت، بارشوں کے بدلتے رجحانات اور شدید موسمی حالات کا سامنا ہے، اور پاکستان جیسے علاقوں میں غذائی سلامتی پر ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات بعض وجوہات کی بنا پر تشویش کا باعث ہیں۔ اہم پالیسی سازوں نے روایتی طور پر پاکستان میں غذائی تحفظ یقینی بنانے کے لیے قیمتوں اور زراعانت یافتہ خام مال کی فراہمی پر انحصار کیا ہے، تاہم دیگر عوامل کے علاوہ ماحولیاتی تبدیلی کے سبب سیلابوں، کم پیداواریت اور خراب انفراسٹرکچر وغیرہ کی وجہ سے غذائی سلامتی کو درپیش چیلنجز میں شدت آجائے گی۔[3] بڑھتے ہوئے عالمی درجہ حرارت کے سبب ماحولیاتی تبدیلی سے سب زیادہ متاثرہ ممالک میں پاکستان 8 ویں نمبر پر ہے، اور 2000ء تا 2019ء کے دوران ماحولیات سے متعلق 173 آفات کے نتیجے میں اس کی جی ڈی پی میں تقریباً 0.5 فیصد کمی واقع ہو چکی ہے۔[4] یو این ای ایس سی اے پی کے تخمینوں کے مطابق بدترین منظر نامے میں پاکستان کو درپیش سالانہ اوسط نقصانات بڑھ کر جی ڈی پی کے 9.1 فیصد تک پہنچ سکتے ہیں، جو کہ جنوبی ایشیا میں بلند ترین سطح پر ہو گی[5] (**شکل** 2.1.1)۔

[3] ماخذ: باب 5، غذائی سلامتی، ماحولیاتی تبدیلی اور زمین پر خصوصی رپورٹ، 2019ء آئی پی سی سی۔

[4] طویل مدتی ماحولیاتی اشاریہ 2019ء، جرمن واچ۔

[5] جنوبی اور جنوب مغربی ایشیا میں ہم آہنگی اور لچکداری، ذیلی علاقائی رپورٹ، 2022ء، ای ایس سی اے پی، اقوام متحدہ:
(http;// www.unescap.org/kp/2022/asia-pacific-disaster-report-2022-escap-subregions-pathways-adaptation-and-resilience-south)

شکل 2.1.1: سالانہ اوسط نقصانات بلحاظ جی ڈی پی فیصد

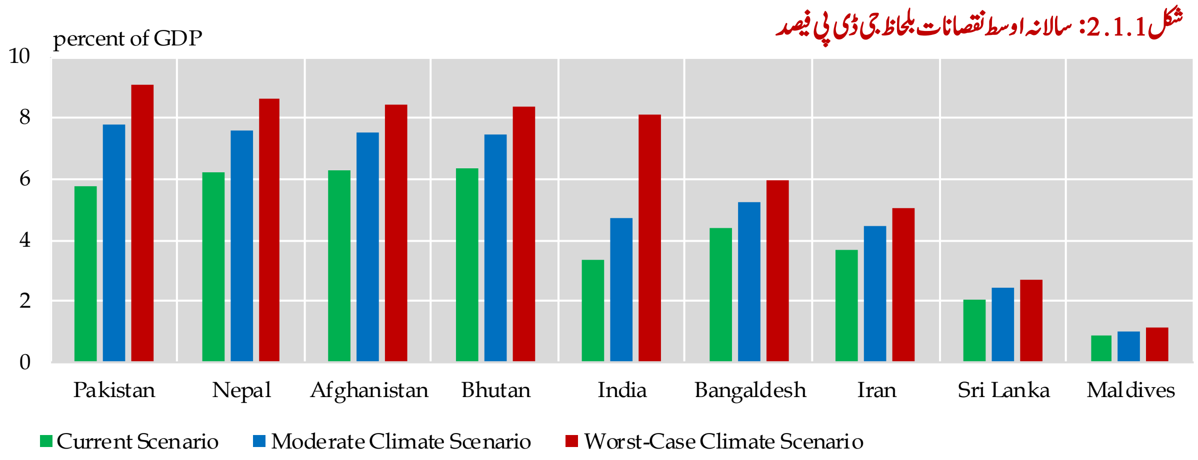

Source: United Nations Economic and Social Commission for Asia and the Pacific

ان کمزوریوں کی وجہ سے پاکستان میں ماحولیاتی تبدیلی کے غذائی سلامتی پر اثرات کا جائزہ لینا ضروری ہے تا کہ پالیسی سازوں کو ان خطرات کو زائل کرنے یا ان سے ہم آہنگ ہونے میں مدد مل سکے۔ پاکستان میں غذائی سلامتی کو یقینی بنانا بنیادی طور پر اس کی بنیادی غذا گندم سے منسلک ہے۔ پاکستان میں گندم کی قیمتوں کی دستیابی اور استحکام کلیدی حیثیت رکھتا ہے، خصوصاً، معاشرے کے سب سے کمزور طبقات پر اس کے وسیع تر اثرات کے سبب۔ بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے نتیجے میں پاکستان کی غذائی سلامتی کو لاحق خطرات میں خاصا اضافہ ہو جائے گا، کیونکہ 77.5 فیصد زرعی پیداوار پانی سے محروم ایسے علاقوں میں ہوتی ہے جن کے درجہ حرارت میں دیگر ماحولیاتی علاقوں کے مقابلے میں زیادہ اضافے کا امکان ہے (**شکل 2.1.2**)۔

کئی ایسے ذرائع موجود ہیں، جن سے پاکستان میں غذائی سلامتی دباؤ میں آجائے گی (1) قلیل تا وسط مدت میں ٹیکنالوجی سے متعلق مسائل کے سبب زیر کاشت رقبے میں توسیع (خصوصاً گندم کے لیے) کی بہت کم گنجائش موجود ہے (2) ربیع کے سیزن میں پانی کی دستیابی پاکستان کے نہری آبپاشی والے علاقوں میں بھی رکاوٹ بن جاتی ہے (3) کھاد کے غیر متوازن استعمال اور سیم کی وجہ سے زمین کا خراب ہونا (4) گذشتہ برسوں کے دوران پاکستان میں گندم میں بہتری (**شکل 2.1.3**) کے باوجود ماحولیاتی تبدیلی مستقبل میں اس میں اضافے کو ممکنہ طور پر سست کر سکتی ہے۔ مثلاً بدلتے ہوئے موسمی حالات کی وجہ سے گندم کی عالمی یافتوں میں 17 فیصد کمی کا امکان ہے[6] (5) آبادی میں مسلسل اضافے کے سبب وسائل کی دستیابی کے مسائل (6) ٹڈی دل کے بڑھتے ہوئے خطرات، خصوصاً چاول اور گندم کے فارم نظاموں میں۔

شکل 2.1.3: گندم کی یافت

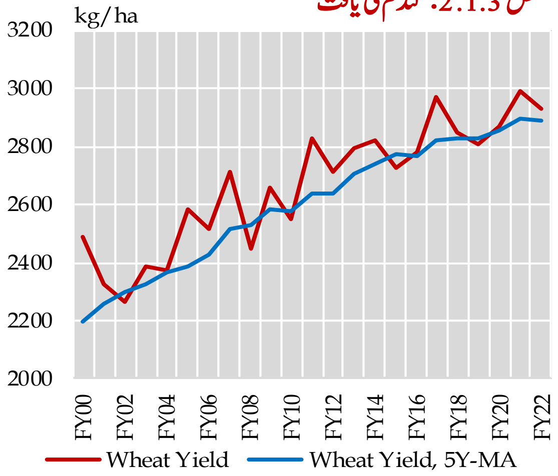

Source: Pakistan Bureau of Statistics Statistics

شکل 2.1.2: بنجرپن سے دوچار زرعی پیداوار اور درجہ حرارت میں تخمین شدہ اضافہ

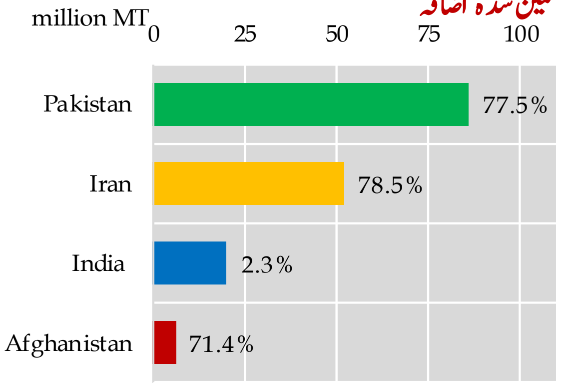

Source: United Nations Economic and Social Commission for Asia and the Pacific

[6] ماخذ: J. Jägermeyr, C. Müller, A.C. Ruane et al. (2021), Climate impacts on global agriculture emerge earlier in new generation of climate and crop models. Nat Food 2, 873–885

ماحولیاتی تبدیلیوں سے ان تخمینوں کو اضافی خطرات لاحق ہوسکتے ہیں، جس سے طلب اور رسد کا فرق بڑھ جائے گا۔ ماحولیاتی تبدیلی سے لے کر غذائی سلامتی کو لاحق خطرے سے نمٹنے کے لیے متعدد پالیسی آپشنز موجود ہیں، جن پر غور کیا جاسکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تحقیق اور ترقی کے ذریعے گندم کی بلند پیداوار کی حامل اقسام متعارف کرانے پر پالیسی توجہ مرکوز کی جائے۔ پانی اور گیس جیسے خام مال پر غیر موثر زراعانت میں کمی سے مالیاتی گنجائش بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔ کاربن ٹیکس کے نفاذ کے ساتھ بارڈر کاربن مطابقت سے ماحولیاتی تبدیلیوں کے منفی اثرات سے نمٹنے کے لیے سرکاری آمدنی بڑھے گی۔ پاکستان میں غذائی سلامتی میں بیشتر توجہ بنیادی غذائی اجزا کی دستیابی پر مرتکز رہی ہے۔ رسائی، استعمال اور استحکام جیسے غذائی سلامتی کے دیگر پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرنا طویل مدت میں زیادہ فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے۔ ان اقدامات سے گندم پر انحصار میں کمی آسکتی ہے اور زیادہ متوازن غذا پر منتقل ہونا ممکن ہے جس کے نتیجے میں غذائیت میں کمی کی شرح اور سست نمو کے مسائل حل ہوسکتے ہیں۔

خام مال

کھاد

پورے مالی سال 22ء کے دوران ڈی اے پی کی عالمی قیمت میں اضافہ ہوتا رہا، اور یہ اضافہ روس یوکرین تنازعہ کے آغاز پر زیادہ نمایاں تھا جبکہ اس وقت ربیع کا سیزن تھا۔ ڈی اے پی کا بڑا حصہ درآمد کیا جاتا ہے، اس لیے اس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے نتیجے میں ملکی قیمتیں بھی بڑھ گئیں (**شکل 2.4 الف، 2.4 ب** اور **2.5**)۔[7]

کھاد کی قیمتیں بلند سطح پر رہیں، جس کا نتیجہ کم استعمال کی صورت میں نکلا

کھاد کے استعمال کے لحاظ سے یوریا کا استعمال گذشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ رہا، جبکہ خریف کے سیزن میں ڈی اے پی کے استعمال میں کمی آگئی۔ اسی طرح یوریا کے استعمال میں 3.0 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ سیزن کے مقابلے میں ربیع مالی سال 22ء میں (**شکل 2.4 الف** اور **2.4 ب**) ڈی اے پی کے استعمال میں 16 فیصد کمی آگئی۔ ڈی اے پی کے استعمال میں کمی کو ربیع کے سیزن میں اس کی قیمت میں خاصے اضافے سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔

یوریا کے استعمال کے لحاظ سے رسدی عوامل نے ابتدائی طور پر بوائی کی مدت میں اس کھاد کے استعمال کو متاثر کیا۔ جولائی تا اگست 2021ء کے دوران گیس کی رسد میں کٹوتی کی وجہ سے یوریا کی پیداوار معطل ہوگئی تھی، جس کی وجہ سے ربیع کے سیزن میں اس کھاد کی دستیابی میں کمی آگئی۔[8] بعد ازاں، یوریا کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے کے سبب ملکی اور عالمی منڈیوں کی قیمتوں میں

شکل 2.4 الف: سیزن وار یوریا کا استعمال اور قیمت

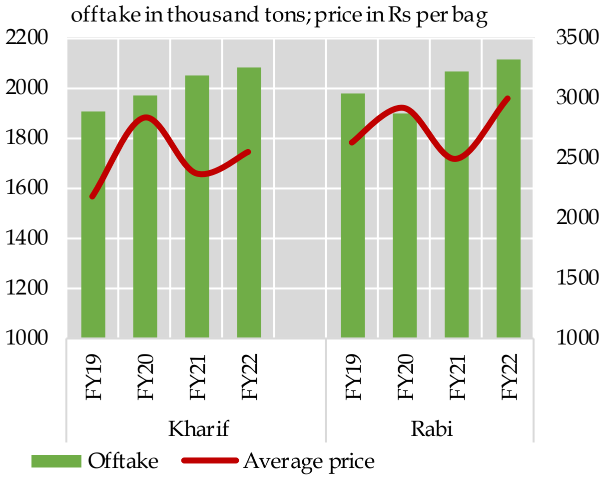

Source: National Fertilizer Development Centre

شکل 2.4 ب: سیزن وار ڈی اے پی کا استعمال اور قیمت

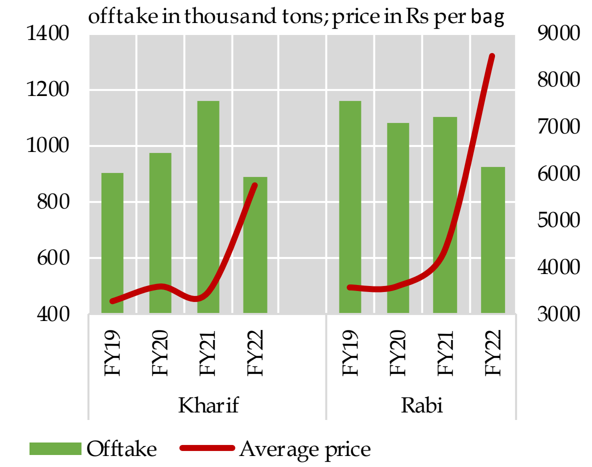

Source: National Fertilizer Development Centre

[7] کھاد کی بین الاقوامی قیمتیں توانائی کی بڑھتی ہوئی لاگتوں، رسدی کٹوتیوں اور تجارتی پالیسیوں سے اثرات قبول کرتی ہیں۔ قدرتی گیس کی قیمتوں میں اضافے کا نتیجہ امونیا کی پیداوار میں وسیع کمی کی صورت میں نکلا جبکہ چین میں تھرمل کوئلے کی بڑھتی ہوئی قیمتیں کچھ صوبوں میں بجلی کے استعمال کی راشن بندی پر منتج ہوئیں جس نے کھاد کی فیکٹریوں کو پیداوار میں کٹوتی پر مجبور کردیا۔ مزید برآں، چین نے غذائی سلامتی کے خدشات کے پیش نظر ملکی دستیابی یقینی بنانے کے لیے کھاد کی برآمدات معطل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ (ماخذ: World Bank Group ;
www.blogs.worldbank.org/opendata/soaring-fertilizer-prices-add-inflationary-pressures-and-food-security-concerns

[8] خصوصاً ربیع کا حالیہ سیزن 0.1 ملین میٹرک ٹن کے ابتدائی ذخائر سے شروع ہوا تھا جبکہ گذشتہ برس ذخائر 0.5 ملین میٹرک ٹن کی سطح پر تھے (ماخذ: وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق)۔

جدول2.4:زرعی قرضوں کی تقسیم

ارب روپے

	مالی سال20ء	مالی سال21ء	مالی سال22ء	نمو
1۔فارم شعبہ(i+ii)	**637.9**	**758.2**	**728.9**	-3.9
i)پیداوار	594.3	711.8	686.9	-3.5
تمام فصلیں	215.3	458.9	374.7	-18.3
ii)ترقیاتی	43.6	46.4	42.0	-9.5
ٹریکٹر	2.5	4.4	10.7	143.2
2۔غیر فارم شعبہ(iii+iv)	**576.8**	**607.7**	**690**	13.5
iii)جاری سرمایہ	538.9	552.5	620.3	12.3
گلہ بانی/ڈیری	279	319.7	349	9.2
مرغبانی	209.9	192.8	222.9	15.6
iv)معین سرمایہ کاری	37.9	55.1	69.7	26.5
گلہ بانی/ڈیری	14.5	22.7	41.2	81.5
مرغبانی	16.1	24	19.9	-17.1
مجموعی زراعت(1+2)	**1214.7**	**1365.8**	**1418.9**	**3.9**

ماخذ:بینک دولت پاکستان

خاصے فرق کا نتیجہ یوریا کی ذخیرہ اندوزی اور اسمگلنگ کی صورت میں نکلا۔[9,10] کم رسد کی وجہ سے ثانوی مارکیٹ کی قیمتوں میں خاصا اضافہ ہوگیا۔[11]

رسد میں اس تعطل کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت نے ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان (ٹی سی پی) کے ذریعے چین سے یوریا درآمد کرنے کی اجازت دی۔[12,13] مارکیٹ میں یوریا کی رسد معمول پر آنے سے مالی سال 21ء کے مقابلے میں فروری اور مارچ مالی سال22ء میں اس کا استعمال بڑھ گیا۔ اس بہتری نے ربیع کے سیزن کی ابتدائی مدت کے دوران استعمال میں کمی کی تلافی کردی۔

شکل2.5 : یوریا اور ڈی اے پی کی عالمی قیمت

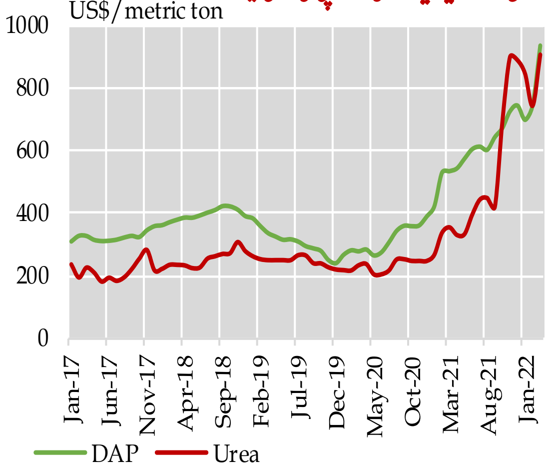

Source: World Bank

---

[9] پنجاب حکومت کھاد کے ذخیرہ اندوزوں کے خلاف کارروائی کرے گی، تاریخ 11 نومبر 2021ء:(www.punjab.gov.pk/node/4660)

[10] ماخذ:'پاکستان کسٹمز(ایف بی آر)نے 7.2 ملین روپے مالیت کی یوریا کھاد افغانستان اسمگل کرنے کی کوشش ناکام بنادی۔'(www.fbr.gov.pk/pakistan-customs-fbr-foils-an-attempt-of-smuggling-of-urea-fertilizers-to-afghanistan-worth-rs-7/173311)

[11] مارکیٹ ذرائع کے مطابق کاشت کاروں کو یوریا 2,200روپے تا 2600 روپے میں مل رہا تھا، جبکہ مینوفیکچررز کے لیے 1,725 فی بوری کی تحویلی قیمت مقرر کی گئی تھی۔

[12] ماخذ:پریس ریلیز، بتاریخ 05 جنوری 2022ء(پی آر نمبر 680)،وزارت خزانہ حکومت پاکستان۔

[13] پاکستان نے فروری اور مارچ 2022ء میں ایک لاکھ ٹن یوریا درآمد کی تھی۔(ماخذ:ایم این ایس ایف آر)

جدول 2.5: ملکیت / حجم وار زرعی قرضوں کی تقسیم

ارب روپے

شعبہ	م س20ء	م س21ء	م س22ء	نمو
1۔ فارم شعبہ				
گزارہ اوقات اراضی کی ملکیت	180.6	226.0	269.0	19.0
معاشی اراضی کی ملکیت	73.1	78.7	99.0	25.8
معاشی اراضی سے زائد ملکیت	384.2	453.5	359.0	-20.8
ذیلی مجموعہ	**637.9**	**758.2**	**728.0**	**-4.0**
2۔ غیر فارم شعبہ				
چھوٹا فارم	139.6	139.4	191.0	37.0
بڑا فارم	437.2	468.2	498.0	6.4
ذیلی مجموعہ	**576.8**	**607.7**	**690.0**	**13.5**
کل (1+2)	**1,214.7**	**1,365.9**	**1,418.0**	**3.8**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

زرعی قرضوں کی تقسیم

مالی سال22ء میں زرعی قرضوں کی تقسیم بڑھ کر 14.2 ارب روپے تک پہنچ گئی، جو گذشتہ برس کے 13.7 ارب روپے کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ فارم شعبے کو پیداواری اور ترقیاتی دونوں قرضوں کی فراہمی گذشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی (**جدول 2.4**)۔ ٹریکٹروں کے قرضے 4.4 ارب روپے سے بڑھ کر 10.7 ارب روپے تک پہنچ گئے، کیونکہ کسانوں نے کامیاب جوان کامیاب کسان ٹریکٹر قرضہ اسکیم سے فائدہ اٹھایا جسے حکومت نے جنوری 2021ء میں متعارف کرایا تھا۔

گلہ بانی اور ڈیری کے شعبے کو جاری سرمائے اور معین سرمائے کے قرضوں کی رفتار برقرار رہی۔ قرضوں کے استعمال میں اضافے کو فیڈ جیسے خام مال کی بلند قیمتوں اور اجرتوں میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس نے گلہ بانی اور مرغبانی کے شعبوں کی قرضوں کی ضروریات کو بڑھا دیا۔

مالی سال22ء کے دوران فارم شعبے کو قرضوں کے مقابلے میں غیر فارم شعبے کے قرضوں کے استعمال میں 13.5 فیصد نمو ہوئی۔ یہ قرضہ سب سے زیادہ گلہ بانی اور مرغبانی کے شعبے نے حاصل کیا۔

جدول 2.6: مالی سال22ء کے دوران بارش

	سہ 1م س22ء	سہ 2م س22ء	سہ 3م س22ء
	مون سون	مون سون کے بعد	سرما کی بارش
معمول کے مطابق*	140.9	26.4	74.3
اصل	125	23.5	72.7
اضافی**	-15.9	-2.9	-1.6
بلحاظ فیصد	-11.3	-11.2	-2.2

*معمول کی سطح کی تعریف 1961ء تا 2010ء کی مدتی اوسط (ملی میٹر میں)۔

**منفی کی علامت 'معمول' کے مقابلے میں قلت کو ظاہر کرتی ہے۔

ماخذ: محکمۂ موسمیات پاکستان

قرض گاری کے اجزائے ترکیبی کو دیکھتے ہوئے کم زمین رکھنے والے (گزر اوقاتی) قرض گیروں کے قرضوں کی ضروریات میں تقریباً 19 فیصد اضافہ دیکھا گیا، جبکہ زیادہ زمین رکھنے والے قرض گیروں کے قرضوں میں تقریباً 20 فیصد کمی ہوئی (**جدول 2.5**)۔ غیر فارم شعبے میں چھوٹے فارم رکھنے والوں کی قرض گیری میں تقریباً 37 فیصد اضافہ ہو گیا، کیونکہ چھوٹے کاشت کاروں نے فصل اور گلہ بانی کی بیمہ اسکیموں سے فائدہ اٹھایا۔

مالی سال22ء کے دوران اس رجحان میں استرداد دیکھا گیا کیونکہ پہلے ان قرضوں کا بڑا حصہ بڑی زمینوں کے مالکان حاصل کرتے تھے۔ چھوٹے کاشت کاروں کے مقابلے میں بڑے کاشت کار ممکنہ طور پر معاشی دھچکوں سے نمٹنے کی بہتر پوزیشن میں تھے۔ بڑے کاشت کاروں نے مالی سال22ء میں ممکنہ طور پر شرح سود میں اضافے کے باعث مزید قرضے لینے سے گریز کیا۔ مزید برآں، امکان ہے کہ انہوں نے مالی سال21ء میں بلند زرعی آمدنی سے حاصل شدہ بچتوں کو استعمال کیا ہو گا۔

پانی

سطح پر موجود پانی کی اوسط دستیابی گذشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی

پانی کے استعمال کے لحاظ سے اس سال سطح پر موجود پانی کی دستیابی گذشتہ برس کے مقابلے میں 4 فیصد کم تھی، جبکہ نظام کے اوسط استعمال کی نسبت 10 فیصد کم رہی۔[14]

[14] ارسا کے تخمینوں کے مطابق نظام کی اوسط 103 ملین ایکڑ فٹ ہے، جبکہ مالی سال22ء کے لیے سطح کے پانی کی دستیابی 92.5 ملین ایکڑ فٹ تھی۔

مالی سال22ء کے ابتدائی مہینوں میں خریف سیزن کے لیے پانی کی دستیابی کم رہی، لیکن سیزن کے اختتام تک صورت حال بہتر ہو گئی۔ سیزن کے لیے پانی کی مجموعی دستیابی گذشتہ برس جتنی سطح پر رہی۔ سطح پر موجود پانی کی دستیابی میں ربیع مالی سال22ء کے دوران مشکلات درپیش رہی۔ مالی سال22ء میں ملک میں27.4ملین ایکڑ فٹ کی آمد دیکھی گئی، جو گذشتہ برس کے مقابلے میں12.3فیصد کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ مزید برآں، رم اسٹیشن پر حالیہ ربیع کے سیزن میں پانی کی مجموعی آمد ارسا کے تخمینوں کے مقابلے میں7فیصد کم رہی۔[15] آبپاشی کے پانی کا اجرا بھی طویل مدتی اوسط کے مقابلے میں کم تھا (**شکل2.6**)۔

بارش کے لحاظ سے خریف کے سیزن کی شروعات میں موسم خشک رہا، لیکن اگلے مہینوں میں صورت حال بہتر ہو گئی۔ سیزن کے بیشتر حصے میں مجموعی بارش اوسط سے کم رہی (**جدول2.6**)۔ بارش کی کمی اور برف کے پگھلنے کی سست رفتار کا نتیجہ زیر جائزہ مدت میں ممکنہ طور پر آبپاشی کے پانی کی کم دستیابی کی صورت میں نکلا۔

پیداوار

کپاس

زیر کاشت رقبے میں کمی کے باوجود کپاس کی پیداوار گذشتہ برس کے مقابلے میں زائد رہی

مالی سال22ء میں کپاس کی پیداوار8.3ملین گانٹھیں رہی، اور اس میں گذشتہ برس کے مقابلے میں17.9فیصد اضافہ ہوا۔ زیر کاشت رقبے میں کمی کے باوجود کپاس کی فصل کی پیداوار بڑھ گئی، جس کا اہم سبب یافتوں میں اضافہ تھا (**شکل2.7**)۔ یافتوں میں اس اضافے کو سازگار موسمی حالات اور خام مال کی بہتر دستیابی سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ اس نمو کو اہم تحریک سندھ سے ملی جہاں پر مالی سال22ء میں پیداوار61.0فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر3.0ملین گانٹھوں تک پہنچ گئی۔ زیر کاشت رقبے میں25.1فیصد اضافے کے ساتھ یافت میں28.8فیصد نمو، اور ملکی اور بین الاقوامی دونوں سطح پر بہتر قیمتوں نے سندھ میں کپاس کی پیداوار میں خاصے اضافے میں اہم کردار ادا کیا۔

شکل2.6 : سطح پر پانی کی اصل دستیابی

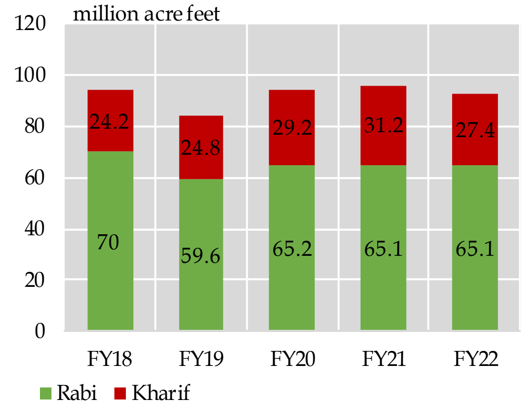

Source: Indus River System Authority

سب سے زیادہ کپاس پیدا کرنے والے صوبے پنجاب کی یافت میں دوہندسی اضافے نے کپاس کے زیر کاشت رقبے میں کمی کی مکمل تلافی کر دی، جس کے نتیجے میں مالی سال22ء کے دوران اس میں2.5فیصد نمو ہوئی۔ کپاس کے زیر کاشت رقبے میں کمی کو جزوی طور پر کاشت کاروں کی گنے اور خصوصاً مکئی کی کاشت کو ترجیح دینے سے منسوب کیا جا سکتا ہے کیونکہ پنجاب میں مکئی کی فصل کو مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔

شکل2.7 : کپاس کی پیداوار، رقبہ اور یافت

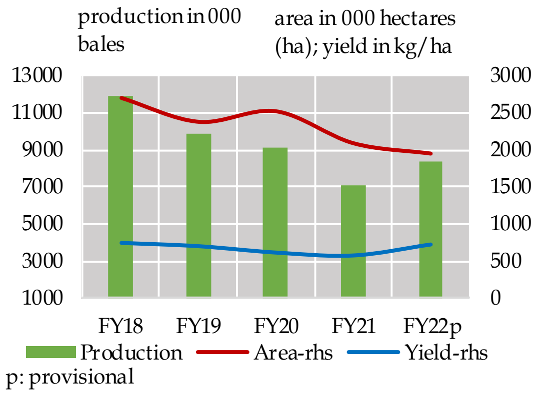

p: provisional
Source: Pakistan Bureau of Statistics

وقت گزرنے کے ساتھ کپاس کے زیر کاشت رقبے میں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ صرف پنجاب میں گذشتہ تین دہائیوں کے دوران زیر کاشت رقبے میں

[15] ماخذ: ارسا نیوز لیٹر بتاریخ یکم تا30مارچ2022ء۔

تقریباً 40 فیصد کمی آچکی ہے۔[16] کپاس کی پیداوار میں کمی کا ایک اہم سبب یہ تھا کہ کپاس کے جرم پلازم (germ plasm) کی جینیاتی بنیاد بیماریوں اور کیڑوں کے حملوں کے مقابلے میں بے حد کمزور ہے۔[17]

چاول

م س 22ء میں چاول کی ریکارڈ پیداوار

مالی سال 22ء میں چاول کی ریکارڈ 9.3 ملین ٹن پیداوار حاصل ہوئی، جو گذشتہ برس 8.4 ملین ٹن تھی (**شکل 2.8**)۔ اس اضافے کا اہم سبب اس فصل کے زیر کاشت رقبے میں 6 فیصد اضافہ تھا، کیونکہ کاشت کاروں نے کپاس کی پیداوار کے بجائے زیادہ مستحکم متبادل فصلوں پر منتقلی جاری رکھی۔ اس ضمن میں چاول کی مخلوط اقسام کاشت کاروں کو بہتر آپشن کی پیشکش کرتی ہیں۔

شکل 2.8 : چاول کی پیداوار، یافت اور رقبہ

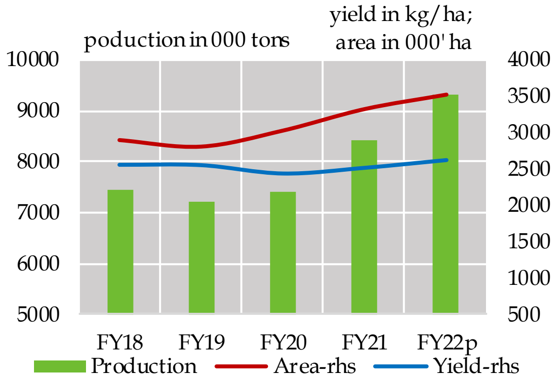

p: provisional
Source: Ministry of Finance

گذشتہ چند برسوں سے کپاس کے زیر کاشت رقبے میں اضافے کا رجحان ہے، اور خصوصاً پنجاب میں اسے مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ برآمدی منڈیوں میں ملکی چاول کی بلند طلب اور مسابقتی قیمتوں نے اسے عالمی منڈیوں کے لیے پرکشش بنا دیا ہے۔ مال برداری چارجز میں اضافے اور کنٹینروں کی کمی کے

جدول 2.7: گندم کے زیر کاشت رقبہ (ع)

رقبہ ملین ہیکٹر: پیداوار ملین میٹرک ٹن میں

	رقبہ		
	م س 21ء	م س 22ء کا ہدف	م س 22ء
پنجاب	6.8	6.6	6.6
سندھ	1.2	1.2	1.2
خیبر پختونخوا	0.8	0.9	0.8
بلوچستان	0.5	0.6	0.5
پاکستان	**9.18**	**9.20**	**9.0**

ع: عبوری

ماخذ: وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق

باوجود چاول سے برآمدی آمدنی بڑھ گئی۔ پاکستان دفتر شماریات کے مطابق مالی سال 22ء کے دوران چاول کی برآمدات میں 23.1 فیصد اضافہ ہوا۔

گندم

گندم کی پیداوار، زیر کاشت رقبے اور یافت میں کمی سے متاثر ہوئی

مالی سال 22ء میں گندم کی پیداوار 4.0 فیصد کمی کے ساتھ 26.4 ملین ٹن پر آ گئی، جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس یہ 27.5 ملین ٹن تھی (**شکل 2.9**)۔[18] گندم کی پیداوار مالی سال 22ء کے لیے مقررہ 27.8 ملین ٹن کے ہدف سے کم رہی۔ پیداوار میں کمی کا سبب رقبے اور یافت کا گھٹنا تھا، جسے ربیع کے سیزن میں خام مال کی کم دستیابی اور معمول سے زیادہ درجہ حرارت سے منسلک کیا جا سکتا ہے (**جدول 2.7**)۔

کم از کم امدادی قیمت میں اضافے کے باوجود ربیع کے پچھلے سیزن کے مقابلے میں گندم کی کاشت میں 2.1 فیصد کمی ہوئی (**جدول 2.7**)۔[19] ربیع کے سیزن میں کئی عوامل نے کاشت کاروں کو گندم کے زیر کاشت رقبے میں کمی کی ترغیب دی۔ اس کا ایک سبب آبپاشی کے پانی کی قلت تھی (**شکل 2.6**)۔[20] اس کا ایک سبب تربیلا ڈیم اور منگلا ڈیم کے پانی کے ذخائر میں گذشتہ برس

[16] پنجاب کراپ رپورٹنگ سروس کے مطابق 1990ء میں زیر کاشت رقبہ 5.2 ملین ایکڑ تھا، جبکہ مالی سال 22ء میں یہ 3.2 ملین ایکڑ پر آ گیا۔
[17] امریکی محکمہ زراعت، 2021ء، سالانہ رپورٹ برائے کپاس اور مصنوعات۔
[18] پاکستان اقتصادی سروے، 2021-2022ء۔
[19] کم از کم امدادی قیمت کو 1950 روپے فی 40 کلو گرام سے بڑھا کر 2200 روپے فی 40 کلو گرام کر دیا گیا۔
[20] ماہانہ ایگرومیٹ بلیٹن، نیشنل ایگرومیٹ سینٹر، پاکستان میٹرولوجیکل ڈپارٹمنٹ۔ جلد 11 تا 2021ء، نومبر 2021ء۔

کے مقابلے میں (آخر ستمبر، جب ربیع سیزن شروع ہوتا ہے) پانی میں بالترتیب 34 فیصد اور 44 فیصد کمی تھی، جس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ فصل کی نمو کے ابتدائی مراحل[21] میں آبپاشی کے پانی کی رسد کم ہوگئی تھی۔ مزید برآں، فصل کے بیج بونے والے مہینوں میں بارانی علاقوں میں بھی خشک سالی دیکھی گئی، جس نے گندم کی فصل سے وابستہ کاشت کاروں کے لیے صورت حال کو قدرے دشوار بنادیا۔ پانی کی دستیابی میں کمی کے علاوہ، پیداوار کی اضافی لاگت نے بھی گندم کی فصل پر مضر اثرات مرتب کیے، کیونکہ کھاد، خصوصاً ڈی اے پی کی قیمتیں عالمی منڈی کی پیش رفتوں کے سبب بلند سطح پر رہیں (**شکل 2.5**)۔

شکل 2.9 : گندم کی پیداوار، یافت اور رقبہ

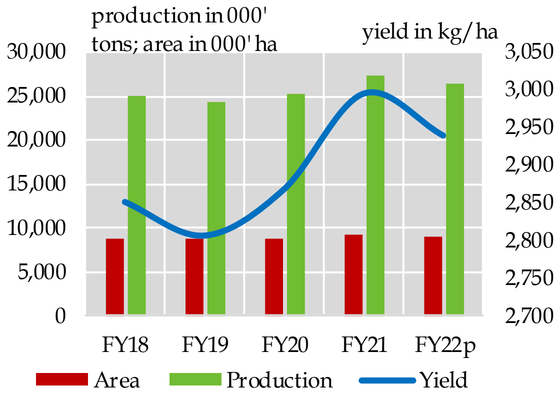

p: provisional

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.10 : مکئی کی پیداوار، یافت اور رقبہ

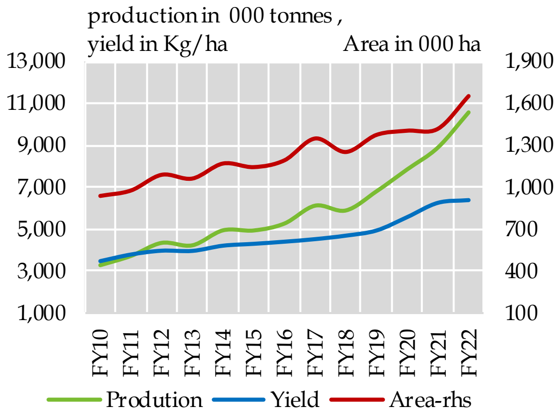

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مزید برآں، مقامی میڈیا میں کھاد کے ڈیلروں کی ذخیرہ اندوزی سے متعلق کئی رپورٹس سامنے آئی تھیں۔ ذخیرہ اندوز عالمی قیمت میں اضافے اور ملکی رسد کی قلت، خصوصاً یوریا، کا فائدہ اٹھا رہے تھے، جس کی وجوہات میں گیس کی کم دستیابی اور کھاد کے بعض کارخانوں کی مرمت کے سبب پیداواری سرگرمیوں کا معطل ہونا شامل ہیں۔ اس صورت حال نے حکومت کو یوریا درآمد کرنے پر مجبور کر دیا تاکہ ذخیرہ اندوزی کی سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی کی جاسکے۔

مکئی

بلند زیر کاشت رقبے کے سبب مکئی کی ریکارڈ پیداوار حاصل ہوئی

مالی سال22ء میں مکئی کی پیداوار 19 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 10.6 ملین ٹن تک پہنچ گئی تھی، جس کا اہم سبب زیر کاشت رقبے میں 16 فیصد اضافے کے ساتھ یافت کا 2 فیصد بڑھنا تھا (**شکل 2.10**)۔ مالی سال22ء میں فصلوں کی کارکردگی میں مکئی کو بالادستی حاصل رہی، جو زیر کاشت رقبے میں اضافے اور یافت میں بہتری کا نتیجہ تھی (**شکل 2.11**)۔

شکل 2.11 : جی ڈی پی کی نمو میں اہم فصلوں کا حصہ

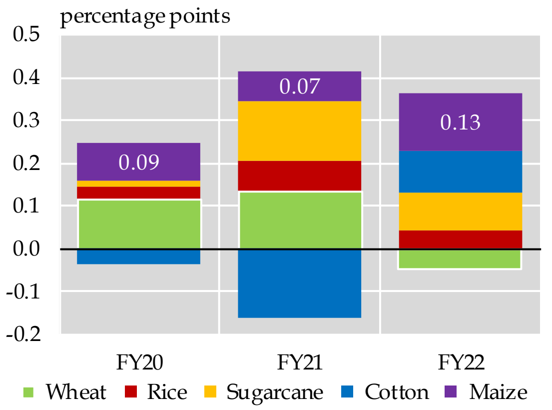

Source: Pakistan Bureau of Statistics and SBP calculations

گذشتہ چند برسوں کے دوران مکئی کے زیر کاشت رقبے میں بتدریج اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، کیونکہ کاشت کار کپاس کی فصل کی جگہ پر مکئی کاشت کر رہے

[21] پاکستان: سیٹلائٹ پر مبنی فصل کی مانیٹرنگ کا نظام، والیم XII، شمارہ 04، سیریل نمبر 136، بتاریخ یکم اپریل 2022ء۔

ہیں۔[22،23] کپاس کی طویل مدتی یافت کے مقابلے میں مالی سال 01ء سے مکئی کی یافت میں تین گنا سے زیادہ اضافہ ہو چکا ہے (**شکل 2.12**)۔ طلب کے بڑھنے اور بلند یافت کے حامل بیجوں کی اقسام کے استعمال سے مکئی کے زیر کاشت رقبے میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ مالی سال 22ء میں پیداوار کی پرکشش قیمتوں اور گلہ بانی کے شعبے سے پیدا ہونے والی طلب میں اضافے نے اس میں اہم کردار ادا کیا۔ ریستورانوں جیسی غذائی خدمات کی صنعت میں معاشی سرگرمیوں کی بحالی سے مرغبانی کے شعبے کی طلب معمول پر آ گئی۔

شکل 2.12 : کپاس اور مکئی کی یافت کا تقابل

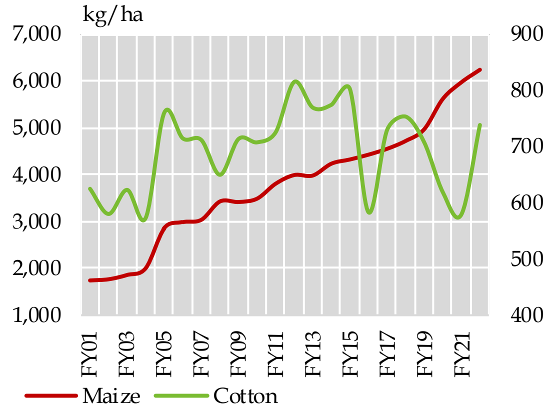

Source: Pakistan Bureau of Statistics

گنا

مالی سال 22ء میں گنے کی بلند ترین پیداوار حاصل ہوئی

مالی سال 22ء میں گنے کی پیداوار بڑھ کر 88.7 ملین ٹن تک پہنچ گئی جو گذشتہ برس 81.0 ملین ٹن تھی (**شکل 2.13**)۔ صوبہ پنجاب میں زیر کاشت رقبے میں اضافے کے سبب ریکارڈ پیداوار حاصل ہوئی اور اس میں دو ہندسی اضافہ ہو گیا۔ مزید برآں، صوبہ سندھ میں بھی گنے کی کاشت میں اضافہ درج کیا گیا۔ تاہم، واضح رہے کہ دونوں صوبوں میں اس فصل کی یافتیں کمزور رہیں اور ان میں گذشتہ برس کے مقابلے میں کوئی بہتری نہیں آ سکی۔

پنجاب کے رقبے میں اضافے کو بڑی حد تک تین عوامل سے منسوب کیا جا سکتا ہے، (i) گنے کی علامتی قیمت کو 200 روپے فی من سے بڑھا کر 225 روپے فی من کرنا (ii) حکومت کی جانب سے شوگر ملوں کو یہ ہدایت جاری کرنا کہ وہ

شکل 2.13 : گنے کا رقبہ، پیداوار اور یافت

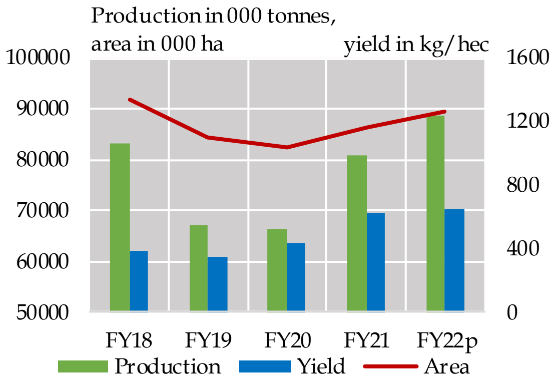

p: provisional
Source: Pakistan Bureau of Statistics

کسانوں کے واجبات ادا کریں، اور (iii) بینکوں کی جانب سے قرضوں کی فراہمی میں بہتری۔

جدول 2.8: گلہ بانی کی آبادی

ملین

	م س20ء	م س21ء	م س22ء
بھینس	41.2	42.4	43.7
مویشی	49.6	51.5	53.4
بکریاں	78.2	80.3	82.5
بھیڑیں	31.2	31.6	31.9
مرغیاں	1,443	1,578	1,725
اونٹ	1.1	1.1	1.1
گدھے	5.5	5.6	5.7
گھوڑے	0.4	0.4	0.4
خچر	0.2	0.2	0.2

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

چھوٹی فصلیں

چھوٹی فصلوں میں سے چنا اور آلو کی پیداوار میں خاصی نمو ہوئی

تخمینوں کے مطابق آلو، مونگ اور چنے جیسی چھوٹی فصلوں کی پیداوار میں بالترتیب 35 فیصد، 30 فیصد اور 51 فیصد اضافہ ہوا (**شکل 2.14**)۔

22 ایوب زرعی تحقیقاتی ادارے کے مطابق مکئی کی فصل کو عام طور پر پنجاب میں سال میں دو بار اور خیبر پختونخوا میں ایک بار کاشت کیا جاتا ہے۔

23 امریکی محکمہ زراعت سالانہ رپورٹ برائے اناج اور فیڈ، بتاریخ 22 مارچ 2022ء۔

شکل 2.14: مختلف دالوں کا رقبہ اور پیداوار

Source: Pakistan Bureau of Statistics

آلو کی پیداوار میں اضافے کا اہم سبب اس کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ہے۔پنجاب جس کا قومی پیداوار میں حصہ 80 فیصد سے زائد ہے،وہاں پر آلو کا زیرکاشت رقبہ 36 فیصد اضافہ بڑھ گیا۔[24] رقبے میں اضافے کو آلوؤں کی بین الاقوامی طلب میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

روغنی بیجوں کی ملکی پیداوار کی رفتار بھی بڑھ رہی ہے۔مالی سال 22ء میں روغنی بیجوں کی پیداوار میں 24.8 فیصد اضافہ ہو گیا، کیونکہ اسے روغنی بیجوں کی ترقی کے قومی پروگرام سے مسلسل فائدہ پہنچ رہا ہے۔[25]

مزید برآں، چنے اور مونگ جیسی دالوں کی پیداوار میں اضافہ سازگار موسم اور مصدقہ بیجوں کی دستیابی کا مرہون منت تھا۔ چنے کی پیداوار میں خاصے اضافے کا سبب یافتوں میں بہتری تھی، کیونکہ اس کا زیر کاشت رقبہ گذشتہ برس کے مقابلے میں کم تھا۔ چنے کی یافت میں 54.4 فیصد اضافہ ہوا اور یہ 409.3 کلوگرام فی ہیکٹر رہی۔ اگرچہ حاصل شدہ پیداوار گذشتہ سیزن کے مقابلے میں بلند رہی لیکن پھر بھی یہ سالانہ صرف کے مقابلے میں کم تھی جو تقریباً 650 ہزار ٹن سالانہ ہے۔ طلب اور رسد کے فرق کی وجہ سے چنے کی قیمتوں میں اضافہ شروع ہو گیا (**شکل 2.15**)۔

24 کراپ رپورٹنگ سروس پنجاب، حکومت پنجاب۔

25 پاکستان اقتصادی سروے 2021-2022ء۔

شکل 2.15: منتخب دالوں کی قیمتیں

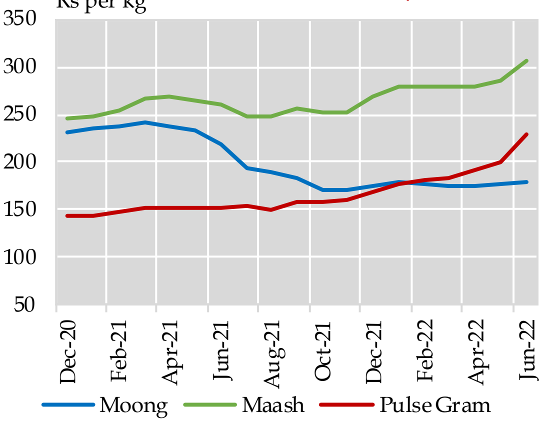

Source: Pakistan Bureau of Statistics

گلہ بانی

مالی سال 22ء میں گلہ بانی کے شعبے[26] کی شرح نمو 3.3 فیصد رہی جبکہ مالی سال 21ء میں 2.6 فیصد نمو درج کی گئی تھی۔ مزید برآں، جی ڈی پی کی نمو میں گلہ بانی کا حصہ مالی سال 22ء میں بڑھ کر 0.5 فیصد تک پہنچ گیا، جو گذشتہ مالی سال کے 0.4 فیصد سے زیادہ ہے۔ گلہ بانی کے شعبے میں نمو کو اہم تحریک مرغبانی کے شعبے سے ملی، جس میں 10 تا 12 فیصد کی سالانہ شرح سے نمو ہو رہی ہے (**جدول 2.8** اور **جدول 2.9**)۔[27]

جدول 2.9: تخمینہ شدہ مقامی / دیہی اور کمرشل مرغبانی

ملین

	م س 20ء	م س 21ء	م س 22ء
ایک دن کے چوزے	1370	1504	1651
مرغیاں	1443	1578	1725
انڈے	20,133	21,285	22,512
مرغی کا گوشت	1657	1809	1977

ماخذ: وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق

دودھ کی پیداوار مالی سال 21ء کے 63.7 ملین ٹن سے بڑھ کر مالی سال 22ء میں 65.7 ملین ٹن تک پہنچ گئی۔ دودھ کی مجموعی پیداوار میں بڑا حصہ گائے (24 ملین ٹن) اور بھینس (39 ملین ٹن) کا تھا۔

گلہ بانی کے شعبے میں نمو کی عکاسی گوشت کی برآمدات (**شکل 2.16**) سے بھی ہوتی ہے۔ پاکستان مویشیوں، تازہ اور ٹھنڈے گوشت کا خالص برآمد کنندہ ہے۔ مالی سال 22ء کے دوران مویشیوں کے گوشت کی برآمدات میں اضافے کا رجحان جاری رہا، اگرچہ اس زمرے کی مجموعی برآمدات میں کمی دیکھی گئی۔ منہ اور کھر کی بیماری، مویشیوں کی سراغ پذیری اور کولڈ چین کے مناسب انفراسٹرکچر کے فقدان کی وجہ سے عالمی منڈیوں تک پاکستان کی رسائی محدود رہی۔[28]

جدول 2.10: صنعتی شعبے کی نمو

فیصد

	م س 20ح	م س 21ءن	م س 22ءع
صنعتی سرگرمیاں	-5.7	7.8	7.2
کان کنی اور کھدائی	-7.2	1.2	-4.5
مینوفیکچرنگ	-7.8	10.5	9.8
بڑا پیمانہ	-11.2	11.5	10.5
چھوٹا پیمانہ	1.4	9.0	8.9
ذبیحہ	5.9	6.1	6.2
بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی	3.5	6.3	7.9
تعمیرات	-3.1	2.5	3.1

ح: حتمی، ن: نظر ثانی شدہ، ع: عبوری

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

2.3 صنعت

مالی سال 22ء کے دوران صنعتی شعبے میں 7.2 فیصد نمو درج کی گئی، جبکہ گذشتہ برس یہ 7.8 فیصد تھی (**جدول 2.10**)۔ اگرچہ مالی سال 21ء کے مقابلے میں مالی سال 22ء میں نمو معتدل رہی لیکن بظاہر کچھ سست رفتاری بلند اساسی اثر کا

[26] اگرچہ معیشت کے بیشتر شعبوں کا دوبارہ تخمینہ نئی معلومات اور مالی سال 16ء کے لیے قومی آمدنی کھاتوں کی نئی اساس بندی کے لیے شاری کی بنیاد پر لگایا گیا ہے، لیکن کچھ شعبوں کو اپڈیٹ نہیں کیا گیا ہے جن میں سب سے قابل ذکر گلہ بانی ہے۔ نئی معلومات کے فقدان اور تخمینہ لگانے کے پرانے طریقہ کار کے سبب گلہ بانی کے شعبے کا تجزیہ کرنے میں کچھ مشکلات پیش آتی ہیں (باکس 2.1 ''قومی آمدنی کھاتوں کی نئی اساس بندی'' باب 2، پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ، بینک دولت پاکستان)۔

[27] پاکستان پولٹری ایسوسی ایشن، سالانہ رپورٹ 2020-2021ء۔

[28] http:www.pbc.org.pk/wp-content/uploads/scaling-up-bovine-meat-exports-of-pakistan

نتیجہ تھی، جبکہ گذشتہ برس کی نمو کووڈ کے سخت لاک ڈاؤن کے باعث مالی سال20ء میں کمی کے بعد بحالی کی عکاس تھی۔ جی ڈی پی میں حصے کے لحاظ سے صنعتی شعبے کا حصہ گذشتہ برس جتنا ہی رہا، اور کان کنی اور کوہ کنی کے ذیلی شعبوں میں منفی نمو درج کی گئی کیونکہ مالی سال22ء میں اس میں 4.5 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس 1.2 فیصد کی نمو حاصل ہوئی تھی۔

شکل 2.16 : پاکستان سے گوشت کی برآمدات

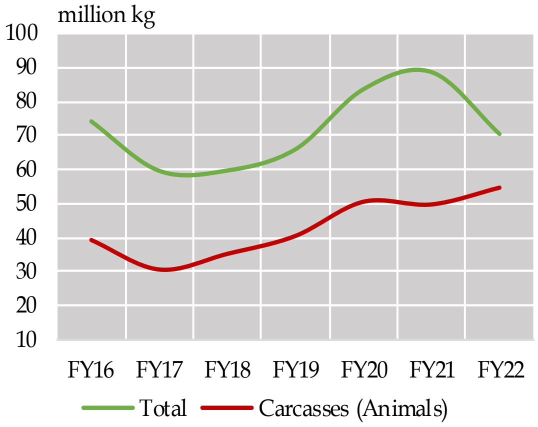

Source: Pakistan Bureau of Statistics

خصوصاً مالی سال22ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی اعانت نے صنعتی نمو میں اہم کردار ادا کیا۔ صوبائی حکومت کی جانب سے ترقیاتی اخراجات میں اضافے، ٹیکسٹائل، ملبوسات، گاڑیوں اور فرنیچر جیسے برآمدی نوعیت کے شعبوں کو ٹیکس ریلیف کی فراہمی سے صنعتی نمو کو بڑھانے میں مدد ملی۔ تعمیرات کے شعبے کے لیے وزیر اعظم کے قبل ازیں اعلان کردہ پیکج کے نتیجے میں تعمیرات کے شعبے کی سرگرمیوں میں نمو جاری رہی۔

کم شرح سود، خصوصاً مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں، اور ایل ٹی ایف ایف جیسی رعایتی قرضہ اسکیموں اور کسی حد تک عارضی معاشی ری فنانس سہولت (ٹی ای آر ایف) نے بھی مالی سال22ء میں صنعتی شعبے کی نمو میں کردار ادا کیا۔ برآمدی نوعیت کے ٹیکسٹائل شعبے نے معین سرمایہ کاری قرضوں کا بڑا حصہ حاصل کیا جس کے نتیجے میں مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کے نظام کی وجہ سے بہتر عالمی مسابقت کے سبب بیرونی طلب میں اضافے سے اس شعبے کی پیداواری گنجائش میں توسیع ہوگئی۔

سال کے دوران کان کنی اور کوہ کنی کی پیداوار کم رہی جسے جپسم اور چونے کے پتھر جیسی معدنیات کی کم کھدائی سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ ان معدنیات کو زیادہ تر سیمنٹ کی مینوفیکچرنگ میں استعمال کیا جاتا ہے، اس لیے سیمنٹ کی کم پیداوار سے ان اجناس کی پیداوار میں کمی کی وضاحت ہوتی ہے۔ مزید برآں، سنگ مرمر نکالنے میں بھی کمی ہوئی۔ توانائی کی قیمتوں میں اضافے نے اس صنعت پر مضر اثرات مرتب کیے کیونکہ کھدائی، کٹائی، پسائی اور پالش کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوگیا۔ کھدائی اور مال برداری کی بڑھتی ہوئی لاگتوں کے سبب مقامی پیداوار کی ملکی قیمتوں میں اضافہ ممکنہ طور پر طلب کو کمزور کرنے کا باعث بنا۔

مالی سال22ء کے دوران بجلی، گیس اور واٹر سپلائی کے شعبے میں 7.9 فیصد نمو ہوئی، جبکہ مالی سال 21ء میں یہ 6.3 فیصد رہی تھی۔ اسے بنیادی طور پر گذشتہ برس کے مقابلے میں حالیہ مدت میں بلند زراعانت سے منسوب کیا گیا۔[29] یہ بات ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ مالی سال22ء کے بجٹ میں واپڈا/پیپکو اور کے الیکٹرک کو بالترتیب 511 ارب روپے اور 85 ارب روپے کا زراعانت فراہم کیا گیا، جبکہ گذشتہ برس ان کے لیے نظرثانی شدہ 350.4 ارب روپے اور 16 ارب روپے مختص کیے گئے تھے۔ جولائی تا مارچ مالی سال22ء کے دوران بجلی کی پیداوار میں 33.1 فیصد اضافہ ہوا۔

اسی طرح، مالی سال22ء کے دوران تعمیرات کے شعبے کی نمو بڑھ کر 3.1 فیصد ہوگئی، جبکہ گذشتہ برس یہ 2.5 فیصد رہی تھی۔ اسے بنیادی طور پر ترقیاتی اخراجات میں اضافے اور نجی شعبے کی تعمیراتی سرگرمیوں میں توسیع سے منسوب کیا گیا۔ خصوصاً، صوبوں کے خاصے ترقیاتی اخراجات کو انفراسٹرکچر منصوبوں پر خرچ کیا گیا جن میں سندھ اور پنجاب میں سڑکوں کی تعمیر اور ٹرانسپورٹ خدمات شامل ہیں۔

29 بجلی کے ذیلی شعبے کے لیے ڈسٹری بیوشن کی سطح پر دیے گئے زراعانت کو پیداوار کا حصہ بنادیا گیا ہے۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات (پاکستان کے قومی کھاتے، اساس کا سال 2015-2016ء)۔

ایل ایس ایم کی نمو بڑھ گئی جسے نمو پر مبنی پالیسیوں سے تقویت ملی[30]

مالی سال22ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) کے شعبے کی پیداوار میں 11.9 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال21ء میں 11.6 فیصد نمو ہوئی تھی (**جدول 2.11**)۔ یہ توسیع قدرے وسیع البنیاد تھی، اور زیرِ جائزہ مدت میں 22 میں سے 19 شعبوں نے نمو درج کی، جبکہ مالی سال21ء میں ان کی تعداد 15 تھی۔ مالی سال22ء کے دوران نمو میں زیادہ قابل ذکر حصہ ملبوسات، غذا اور گاڑیوں کے شعبوں کا تھا۔

نمو پر مبنی پالیسیوں نے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی رفتار بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ملبوسات کے شعبے کو بجلی پر زراعانت، خام مال کی درآمدات پر ٹیکسوں میں رعایت اور اسٹیٹ بینک کی ٹی ای آر ایف اور ایل ٹی ایف ایف جیسی اسکیموں سے فائدہ پہنچا۔ گذشتہ برس کے مقابلے میں کپاس کی پیداوار میں اضافہ اور خام مال کی درآمدات سے ٹیکسٹائل اور ملبوساتی صنعتوں نے فائدہ اٹھایا، تاہم صنعت کو اپنی مصنوعات کی طلب پوری کرنے کے لیے خام مال کی درآمدات پر انحصار کرنا پڑا۔ غذائی شعبے میں چینی کے ذیلی شعبے کی نمو کو گنے کی ریکارڈ پیداوار سے تقویت ملی، جسے امدادی قیمتوں میں خاصے اضافے

جدول 2.11: بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی کارکردگی

		نمو										حصہ	
		پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی		تیسری سہ ماہی		چوتھی سہ ماہی					
	وزن	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء
بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی کارکردگی	**78.4**	**-2.4**	**9.9**	**5.7**	**5.5**	**9.6**	**15.7**	**40.6**	**16.1**	**11.6**	**11.9**		
ٹیکسٹائل	18.2	-1.9	6.5	10.1	0.7	16.9	2.8	64.3	4.1	18.3	3.5	3.7	0.7
ملبوسات	6.1	-44.8	20.3	-36.7	20.5	-23.2	58.7	74.9	95.3	-23.3	49.4	-2.6	3.8
غذا	10.7	46.8	3.0	48.7	0.3	8.4	23.6	4.8	-4.1	22.2	8.4	3.5	1.4
چینی	3.8	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	72.1	-4.0	0.4	59.3	16.5	113.9	16.7	39.1	0.7	1.7
مشروبات	2.1	-2.3	7.7	-6.7	2.3	9.8	-6.0	12.0	2.9	3.6	2.0	0.2	0.1
تمباکو	6.7	31.2	16.7	0.9	26.9	23.8	8.0	-4.1	13.1	11.8	15.9	0.3	0.4
کوئلہ اور پیٹرولیم مصنوعات	6.5	1.5	6.1	6.3	-4.2	34.6	4.0	37.1	-2.6	17.9	0.7	1.2	0.0
کیمیکلز	3.9	5.4	1.5	13.5	4.9	8.2	18.3	22.9	10.5	12.3	8.7	0.9	0.7
کھاد	5.2	2.2	-7.3	13.6	-1.7	2.1	21.5	11.8	1.2	7.4	2.7	0.4	0.1
ادویات	5.0	13.1	4.7	9.4	-13.9	9.5	8.1	8.0	54.8	9.9	13.6	0.6	0.9
غیر دھاتی معدنیات	4.6	17.7	1.2	12.4	2.3	26.4	-0.3	34.7	0.9	22.1	1.0	1.6	0.1
سیمنٹ	3.4	22.8	1.4	19.2	-2.9	34.1	-6.5	34.4	-5.8	27.3	-3.6	1.7	-0.3
لوہا اور فولاد کی مصنوعات	0.4	-17.6	18.7	-6.5	18.1	-1.5	13.2	83.6	15.7	4.9	16.3	0.2	0.7
ڈھالی ہوئی دھات	3.1	-13.9	-4.1	3.6	-5.5	12.0	-10.1	60.8	5.6	9.0	-3.7	0.0	0.0
گاڑیاں	0.7	-12.9	81.9	41.4	57.1	63.8	33.4	463.3	32.2	65.9	47.4	1.5	1.6
دیگر ٹرانسپورٹ آلات	0.2	17.1	-1.3	16.0	-12.6	25.0	-17.7	139.6	-12.4	35.8	-11.2	0.3	-0.1
برقی سازوسامان	2.0	-15.5	-3.7	-19.7	-4.0	-16.3	5.6	83.4	11.9	-2.3	2.7	-0.1	0.1
مشینری اور آلات	0.4	13.3	10.8	61.8	18.6	95.5	11.3	44.9	20.5	49.7	15.4	0.2	0.1
کاغذ اور بورڈ	1.6	-2.2	11.3	-3.2	5.5	3.7	9.8	18.0	16.2	3.4	10.6	0.1	0.2
چمڑے کی مصنوعات	1.2	-44.5	13.5	-40.5	-0.1	-27.9	-4.5	61.9	-2.4	-25.6	0.9	-0.3	0.0
فرنیچر	0.5	-16.7	848.0	-12.2	407.0	212.5	152.0	872.2	53.1	171.0	180.2	0.4	1.1

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات (اکتوبر 2022ء میں جاری شدہ ڈیٹا پر مبنی)

[30] بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کا تجزیہ پاکستان دفتر شماریات کے جاری کردہ ایل ایس ایم انڈسٹریز کے کوانٹم انڈیکس برائے اکتوبر مالی سال22ء پر مشتمل ہے۔ جی ڈی پی اور مجموعی صنعتی شعبے کا حساب لگانے کے لیے قومی آمدنی کھاتوں میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اعداد و شمار اس وقت دستیاب مارچ2022ء کے عبوری تخمینوں پر مبنی تھے۔

شکل 2.17 : ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات

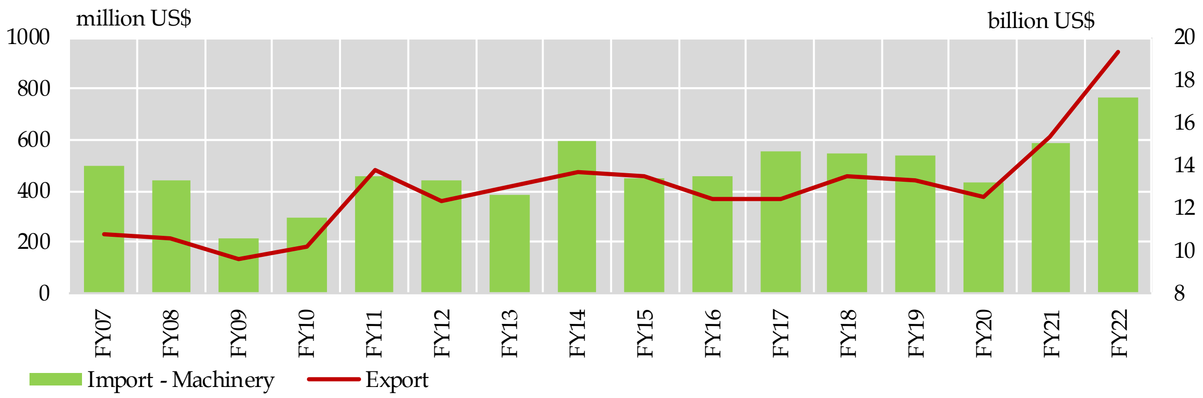

Source: Pakistan Bureau of Statistics

سے فائدہ پہنچا۔[31] خصوصاً، گاڑیوں کے شعبے نے مالی سال 22ء کے بجٹ میں دیے گئے ڈیوٹی ریلیف کے ساتھ ساتھ معاون زری پالیسی کے مؤخر اثرات سے استفادہ کیا۔

نمو کا اہم محرک ملبوسات تھے

مالی سال 22ء کے دوران ملبوسات کی پیداوار میں 49.4 فیصد نمو ہوئی، جبکہ مالی سال 21ء میں 23.3 فیصد کمی آئی تھی۔ گذشتہ برس، کووڈ کے پھیلاؤ کے سبب پابندیوں نے اشیاوخدمات کی بین الاقوامی تجارت کو معطل کر دیا تھا، جس سے برآمدی نوعیت کی ٹیکسٹائل صنعت پر بھی منفی اثرات مرتب ہوئے۔ مالی سال 22ء میں معاشی بحالی کو تیار ملبوسات کے شعبے کی بہتر کارکردگی سے منسوب کیا گیا، جس کی برآمدات کو امریکہ، یورپی یونین 27 اور برطانیہ جیسی پاکستان کی اہم برآمدی منڈیوں میں مضبوط طلب سے فائدہ پہنچا۔[32] بیرونی طلب بلند رہی، کیونکہ ان ممالک میں گھر سے کام کے بندوبست میں صارفین کی زیادہ تعداد نے سوتی مصنوعات کو ترجیح دی (**باب 6: بیرونی شعبہ**)۔

پیداواری گنجائش میں حالیہ توسیع سے بھی اس شعبے کے امکانات کو تقویت ملی ہے۔ مثلاً، مالی سال 22ء میں ٹیکسٹائل مشینری کی سالانہ درآمدات 765.7 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں (گذشتہ پانچ برسوں کے دوران اس میں اوسطاً 43.3 فیصد اضافہ ہو چکا ہے) (**شکل 2.17**)۔ ٹیکسٹائل فرموں نے اسٹیٹ بینک کی رعایتی قرضہ اسکیموں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے معین سرمایہ کاری قرضے بھی حاصل کیے۔[33] مزید برآں، مرکزی بینک نے بھی مالی سال 22ء میں اپنی برآمدی فنانس اسکیم کی وسعت میں توسیع کی تھی، جس سے برآمد کنندگان بشمول ملبوسات کے تیار کنندگان کو اپنی جاری سرمائے کی ضروریات پوری کرنے میں سہولت ملی۔[34]

معاون پالیسیوں اور پیداواری استعداد میں توسیع سے ریڈی میڈ گارمنٹس کی برآمدات کی نمو میں مدد ملی جن میں مالی سال 22ء کے دوران 55.3 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس 23.3 فیصد کا سکڑاو دیکھنے میں آیا تھا۔ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی نے بھی اس شعبے کو بین الاقوامی منڈی میں مسابقت کے حصول میں مدد دی۔

---

31 خصوصاً، پنجاب اور سندھ حکومت نے حالیہ سیزن کے لیے گنے کی امدادی قیمت 225 روپے اور 250 روپے فی من مقرر کی تھی، جبکہ گذشتہ برس یہ بالترتیب 200 روپے اور 202 روپے تھی۔

32 مالیت کے لحاظ سے مالی سال 22ء میں ریڈی میڈ گارمنٹس کی برآمدات 28.7 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 3.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ گذشتہ برس یہ 3.0 ارب ڈالر تھیں۔

33 نجی شعبے کے قرضوں میں ٹیکسٹائل مینوفیکچرنگ نے معین سرمایہ کاری کے لیے م س 20ء میں 42.9 ارب روپے، مالی سال 21ء میں 66.0 ارب روپے اور مالی سال 22ء میں 122.2 ارب روپے کا قرضہ لیا۔

34 اس اقدام سے برآمد کنندگان کو امدادی نرخوں پر برآمدی بلوں / قابل وصولی رقوم کی ڈسکاؤنٹنگ کے ذریعے اپنی آمدنی پر قرضے حاصل کرنے کی اجازت دی گئی۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے، اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بعنوان، 'اسٹیٹ بینک کی جانب سے برآمدات اور زرمبادلہ رقوم کی آمد میں بہتری لانے کے لیے ایکسپورٹ ری فنانس اسکیم میں توسیع' بتاریخ 16 فروری 2022ء ملاحظہ فرمائیے۔

شکل 2.18 : گاڑیوں کا اشاریہ

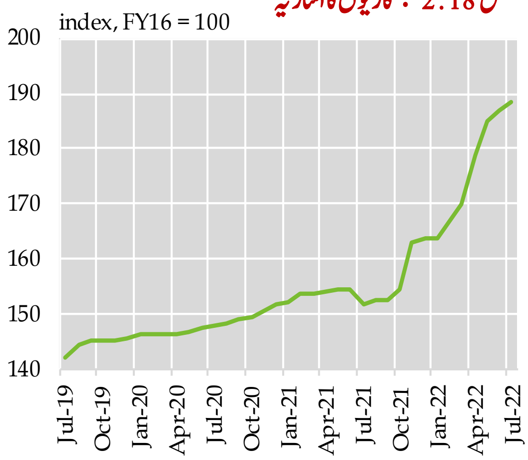

Source: Pakistan Bureau of Statistics

گاڑیوں کے شعبے کو سازگار پالیسیوں اور معاشی سرگرمیوں میں وسیع تر اضافے سے تقویت ملی

مالی سال22ء میں گاڑیوں کے شعبے نے 47.4 فیصد نمو درج کی، جبکہ مالی سال21ء میں 65.9 فیصد نمو دیکھنے میں آئی تھی (**جدول2.11**)۔ مالی سال22ء کے بجٹ میں اعلان کردہ کم ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں، اور مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں برقرار رکھی گئی توسیعی زری پالیسی، جو گذشتہ برس کی پالیسی کا تسلسل تھی، نے گاڑیوں کی قیمتوں اور قرضوں تک رسائی پر مثبت اثرات مرتب کیے (**شکل 2.18**)۔ معاشی سرگرمیوں اور کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں خاصی تیزی، فارم آمدنی میں بہتری، اور نئے ماڈلز اور اقسام کی آمد سے بھی شعبہ جاتی طلب بڑھانے میں مدد ملی۔ حتیٰ کہ آخر ستمبر 2021ء سے توسیعی زری پالیسی موقف کے خاتمے کے بعد بھی پورے مالی سال22ء کے دوران گاڑیوں کی پیداوار میں تیزی دیکھی گئی۔

ٹیکس میں رعایتوں کے لحاظ سے حکومت نے مالی سال22ء کے بجٹ میں 3,000 سی سی تک کی گاڑیوں پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں 2.5 فیصد کمی کر دی تھی، 1,000 سی سی تک کی گاڑیوں کے لیے جنرل سیلز ٹیکس میں کٹوتی کرتے ہوئے اسے 17.0 فیصد سے 12.5 فیصد کر دیا گیا، اور 850 سی سی یا اس سے کم والی مقامی ساختہ کاروں کو ویلیو ایڈڈ ٹیکس (وی اے ٹی) سے مستثنیٰ قرار دیا گیا۔ تاہم، فنانس (ضمنی) بل 2021ء میں ایف ای ڈی کی ساخت میں ترمیم کی گئی (**جدول2.12**)۔ ترمیم کے نتیجے میں قیمت بڑھ گئی جسے گاڑیوں کے اسمبلروں نے صارفین کو منتقل کر دیا۔

جدول2.12: ایف ای ڈی کی ساخت اور شرحیں

فیصد

گاڑی کا سلیب	شرح
پرانی ساخت:	
صفر تا 1,000 سی سی	0.0
1,001 تا 2,000 سی سی	2.5
2,000 سی سی سے زیادہ	5.0
نئی ساخت*:	
صفر تا 1,300 سی سی	2.5
1,301 تا 2,000 سی سی	5.0
2,000 سی سی سے زیادہ	10.0

* فنانس (ضمنی) بل 2021ء کے بعد

ماخذ: ایف بی آر

اسی طرح، اسٹیٹ بینک نے ستمبر 2021ء سے زری پالیسی سخت کر دی۔ قدرے مہنگے قرضوں کے نتیجے میں مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں گاڑیوں کے قرضوں کی رفتار سست ہو گئی، اور مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی میں قرضوں کا بہاؤ 30.1 ارب روپے رہا، جس کے بعد سہ ماہی بہاؤ میں کمی آ گئی اور یہ دوسری، تیسری اور چوتھی سہ ماہی میں کم ہو کر بالترتیب 15.5 ارب روپے، 9.9 ارب روپے اور 4.3 ارب روپے پر آ گیا (**شکل 2.19**)۔[35] یہاں یہ بات اجاگر کرنا ضروری ہے کہ اسٹیٹ بینک نے بھی ستمبر 2021ء سے کار فنانسنگ پر پابندیاں متعارف کرائیں جن کے تحت درآمدی گاڑیوں کے قرضوں پر پابندی عائد کر دی گئی اور 1,000 سی سی سے زائد انجن کی گنجائش والی مقامی ساختہ / اسمبل شدہ گاڑیوں کی ضوابطی شرائط کو سخت کر دیا گیا۔[36]

سال کے دوران استحکام پروگرام خصوصاً بیرونی خسارہ کم کرنے کے حوالے سے زری اور مالیاتی معاونت کی واپسی ضروری تھی۔ مالی سال22ء کی پہلی

[35] مجموعی طور پر مالی سال22ء میں کاروں کے قرضے معتدل ہو کر 59.7 ارب روپے پر آ گئے، جبکہ مالی سال21ء میں یہ 97.0 ارب روپے تھے۔

[36] تفصیلات کے لیے دیکھیے اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بعنوان، 'اسٹیٹ بینک نے درآمدات اور طلب کی نمو کو معتدل کرنے کے صارفی قرضوں کے محتاطیہ ضوابط میں نظرِ ثانی کر دی' بتاریخ 23 ستمبر 2021ء ملاحظہ فرمائیے۔

شکل 2.19 : کاروں کی مینوفیکچرنگ (سال بسال نمو)

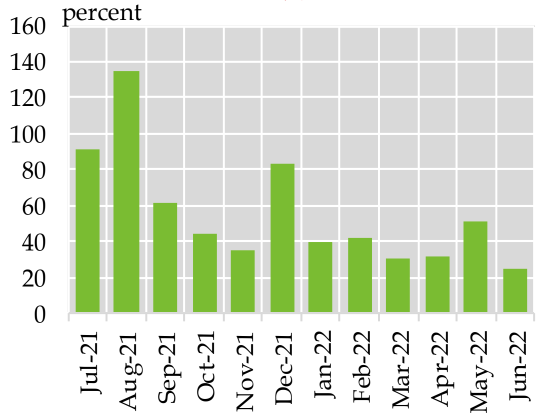

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شماہی میں روڈ موٹر گاڑیوں کی درآمدات میں تیزی سے اضافہ ہوا تھا، تاہم گاڑیوں کے شعبے سمیت لگژری اجزا پر پابندی کے نتیجے میں مالی سال 22ء کی دوسری شماہی میں ان کی درآمدات تیزی سے کم ہو گئیں۔ **شکل 2.20** میں دکھایا گیا ہے کہ کس طرح سال کے دوران درآمدات میں کمی آئی۔ اس صورت حال میں گاڑیوں کے مقامی پیداکاروں کو سہولت ملی کیونکہ قیمتوں میں اضافے کے باوجود صارفین مقامی تیار کردہ گاڑیوں پر منتقل ہو گئے۔

گاڑیاں استعمال کرنے والوں کو بھی شرح مبادلہ میں کمی، خام مال اور مال برداری کی بلند لاگتوں، اور سیمی کنڈکٹر چپس کی عالمی قلت کی شکل میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، جس نے زیر جائزہ مدت کے دوران کچھ ماڈلز کی تاخیر سے فراہمی میں اہم کردار ادا کیا۔ اس صورت حال سے قطع نظر، گاڑیوں کی پیداوار اور ان کی فروخت میں تیزی دیکھی گئی اور مینوفیکچررز قیمتوں میں اضافے کی شکل میں بڑھتی ہوئی کچھ لاگت صارفین کو منتقل کرنے میں کامیاب رہے۔

تعمیرات سے منسلک شعبوں کو پالیسی کی اعانت سے فائدہ پہنچا

تعمیرات سے منسلک شعبے سال کے دوران اعلان کردہ بعض پالیسی اقدامات سے مستفید ہوتے رہے۔ ان میں تعمیرات کے لیے حکومت کے اعلان کردہ ترغیباتی پیکج، تعمیراتی شعبے کے لیے وزیر اعظم کے پیکج، مکانات اور تعمیرات کے قرضوں کے لیے اسٹیٹ بینک کے لازمی اہداف اور میرا پاکستان میرا گھر اسکیم کے نرخوں کا تعین اور اسے فروغ دینا شامل ہیں۔ مالی سال 22ء میں مرکزی بینک نے بینکوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ مکانات اور تعمیرات کے قرضوں کے اہداف کا حصول یقینی بنائیں۔ بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ دسمبر 2021ء تک اپنے ملکی نجی شعبے کے قرضوں کا کم از کم 7 فیصد مکانات کے شعبے کو فراہم کریں۔[37] مزید برآں، مالی سال 22ء میں سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں 33.5 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس 11.2 فیصد نمو ہوئی تھی، جس سے بڑے پیمانے کے انفراسٹرکچر منصوبوں کی تعمیراتی سرگرمیوں کو سہولت ملی۔

شکل 2.20 : روڈ موٹر گاڑیوں کی درآمدات

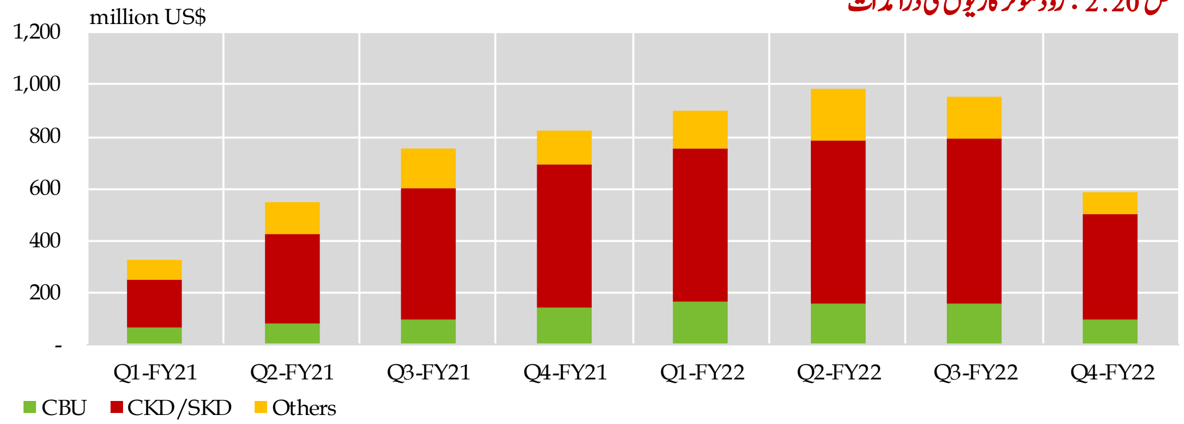

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[37] تفصیلات کے لیے دیکھیے 2022ء کا آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 21 جنوری 2022ء۔ قبل ازیں، اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کے مکانات اور تعمیرات کے قرضوں (رہائشی اور غیر رہائشی دونوں) کا ان کے ملکی نجی شعبے کے قرضوں میں حصہ 31 دسمبر 2021ء تک کم از کم 5 فیصد تک پہنچ جائے (آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 10 برائے 2020ء، بتاریخ 15 جولائی 2020ء)۔

شکل 2.21 : سیمنٹ کی فروخت

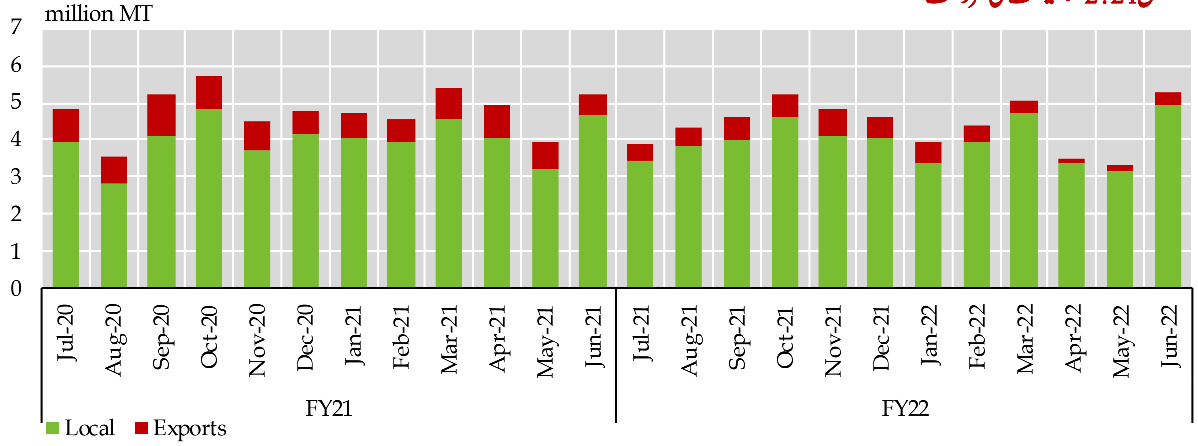

Source: All Pakistan Cement Manufacturers Association

مالی سال 22ء میں سیمنٹ کی مقامی ترسیلات میں معمولی نمو اور کم ہوتی برآمدات نے سیمنٹ کی صنعت کو متاثر کیا

مالی سال 22ء کے دوران سیمنٹ کے شعبے کی پیداوار میں 3.6 فیصد کمی ہوئی، جبکہ مالی سال 21ء میں 27.3 فیصد تک نمو ہوئی تھی۔ زیر جائزہ مدت میں سیمنٹ کی برآمدات میں خاصی کمی دیکھی گئی۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں سیمنٹ کی ملکی ترسیلات میں اضافہ دیکھا گیا، اور مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی کے دوران اس میں مالی سال 21ء کے مقابلے میں کمی واقع ہوئی، اور یہ کمی مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی زیادہ نمایاں تھی (**شکل 2.21**)۔

خصوصاً مالی سال 22ء میں سیمنٹ کی ترسیلات میں 7.9 فیصد کمی ہوئی، جبکہ گذشتہ برس 20.1 فیصد نمو دیکھنے میں آئی تھی (**شکل 2.22**)۔ دوسری جانب، مالی سال 22ء میں برآمدات کی ترسیلات تیزی سے کم ہو گئیں اور ان میں مالی سال 21ء کے دوران 43.6 فیصد کمی ہوئی، جبکہ مالی سال 21ء میں 18.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس کارکردگی کو مال برداری کی بلند لاگت اور افغانستان اور بنگلہ دیش سے سیمنٹ اور کلنکر کی طلب میں کمی سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔

دوسری جانب سیمنٹ کی ترسیلات میں مالی سال 22ء کے دوران 1.0 فیصد کمی ہوئی اور یہ گذشتہ برس کی 48 ملین ٹن سطح سے کم رہی۔ اس کمی کا سبب اپریل اور مئی کے مہینوں میں اس کے استعمال میں سست رفتاری تھی کیونکہ سیاسی بے یقینی نے تعمیراتی شعبے کی سرگرمیوں پر منفی اثرات مرتب کیے تھے۔ اس سست رفتاری کا جزوی سبب ملکی مارکیٹ میں سیمنٹ کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے منفی اثرات تھے۔ خصوصاً، مالی سال 22ء میں سیمنٹ کی قیمتوں میں اوسطاً 28.0 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال 21ء میں 3.1 فیصد کمی ہوئی تھی۔ خصوصاً، مالی سال 22ء میں سیمنٹ کی قیمتیں اوسطاً 28.0 فیصد بڑھ گئیں، جبکہ مالی سال 21ء میں ان میں 3.1 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اسی طرح، سیمنٹ کی بلند ملکی قیمتوں کو کوئلے جیسے خام مال کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے ساتھ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔

شکل 2.22: سیمنٹ کی ترسیلات میں نمو۔ مقامی بمقابلہ برآمدات

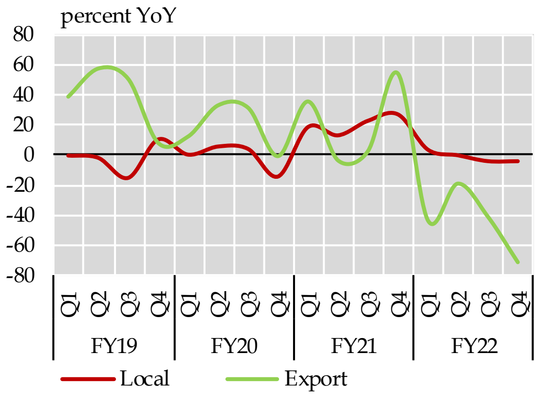

Source: All Pakistan Cement Manufacturers Association

فولاد کے شعبے کی بحالی کو گاڑیوں اور برقی آلات کی مینوفیکچرنگ میں تیزی سے اعانت ملی

مالی سال 22ء کے دوران فولاد کے شعبے کی پیداوار میں 16.3 فیصد نمو ہوئی، جبکہ مالی سال 21ء میں 4.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس شعبے میں مالی سال 22ء

کے دوران چپٹے فولاد کے ذیلی شعبے نے 7.4 فیصد نمو درج کی، جبکہ گذشتہ برس 9.8 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 2.23**)۔ گاڑیوں کی مینوفیکچرنگ میں مضبوط نمو (جس پر پہلے بحث کی جاچکی ہے) اور ملکی برقی آلات نے چپٹے فولاد کی طلب کو بڑھادیا تھا۔

شکل 2.23 : فولاد کے شعبے میں نمو

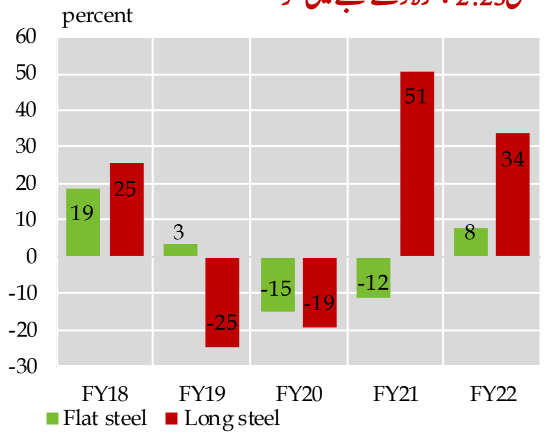

Source: Pakistan Bureau of Statistics

دوسری جانب، مالی سال 22ء میں لمبے فولاد کے ذیلی شعبے میں 33.1 فیصد نمو ہوئی، جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس 51.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اسے بنیادی طور پر سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے اخراجات (جو مالی سال 21ء کے مقابلے میں مالی سال 22ء میں 33.5 فیصد زیادہ تھے) اور انفراسٹرکچر ترقیاتی منصوبوں سے متعلق تعمیراتی سرگرمیوں سے منسوب کیا گیا۔ مزید برآں، کچھ بڑے فولاد سازوں نے بھی چھوٹے اور بے ضابطہ شعبے کی فرموں کی پیداوار کے مقابلے میں سریے کی اعلیٰ مصنوعات کی فراہمی کے ذریعے فرق پیدا کرکے مارکیٹ کے حصے کو حاصل کیا ہے۔

فولاد کی صنعت میں جاذب توانائی چھوٹے پیداکاروں کے بجائے جدید بڑے پیمانے اور مستعد کارخانوں کی پیداوار کے استعمال میں اضافے کی ساختی تبدیلی سے فولادی ٹکڑوں کی پیداوار میں خاصے اضافے کی وضاحت ہوتی ہے۔ بڑے پیمانے کے حامل نجی شعبے نے حالیہ برسوں میں اپنی پیداواری گنجائش میں توسیع کی ہے تاکہ پاکستان اسٹیل ملز کی بندش کے بعد پیدا ہونے والے ملکی طلب اور رسد کے فرق کو پورا کیا جاسکے اور صارفین کی طلب کے مطابق بلند معیار کی مصنوعات فراہم کی جائیں۔[38]

ریئل اسٹیٹ ڈویلپرز نے بلند عمارات کی تعمیر میں استعمال ہونے والے لمبے فولادی اجزا کے حصول کے لیے مصدقہ اور امتیازی مصنوعات کے حامل فولاد سازوں سے استفادہ کیا۔[39] یہ تبدیلی توانائی کی مسلسل بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے غیر مستعد فولاد سازوں کو صنعت سے بے دخل کررہی ہے۔ اس کے ساتھ بڑے فولادی کارخانوں نے اس پیش رفت سے فائدہ اٹھایا ہے کیونکہ انہوں نے اپنی پیداواری گنجائش میں توسیع کی ہے مختلف مصنوعات میں فرق پیدا کیا ہے۔ اس کی عکاسی لوہے اور فولاد کے اسکریپ کی درآمدات میں نمایاں کمی سے ہوتی ہے، جو اس صنعت میں چھوٹے پیمانے کی فرموں کے لیے زیادہ تر خام مال کے طور پر استعمال ہوتا ہے (**شکل 2.24**)۔

شکل 2.24: لوہے اور فولاد کے اسکریپ کی درآمدات

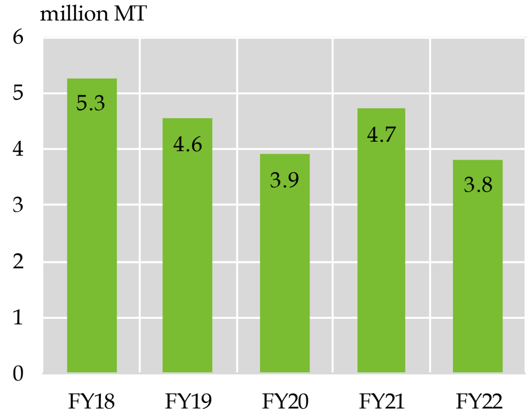

Source: Pakistan Bureau of Statistics

کھاد کے شعبے کی سست رفتاری میں مختلف ملکی اور بین الاقوامی عوامل نے کردار ادا کیا

مالی سال 22ء میں کھاد سازی کی صنعت میں 2.7 فیصد نمو درج کی گئی، جبکہ گذشتہ برس اس میں 7.4 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ سست رفتاری نائٹروجن اور فاسفورس پر مبنی دونوں کھادوں میں نمایاں تھی۔

---

38 باکس 2.1 پاکستان کے فولاد کے شعبے میں پیش رفت، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ برائے 18-2017ء، بینک دولت پاکستان۔

39 چپٹے فولاد کے ضمن میں گاڑیوں اور برقی آلات کے شعبے نے ملک میں پیدا ہونے والی فولادی مصنوعات کا فائدہ اٹھایا، جس سے ان کی لاگت میں کمی آگئی۔

شکل 2.25الف: یوریا کی قیمتیں: ملکی بمقابلہ بین الاقوامی

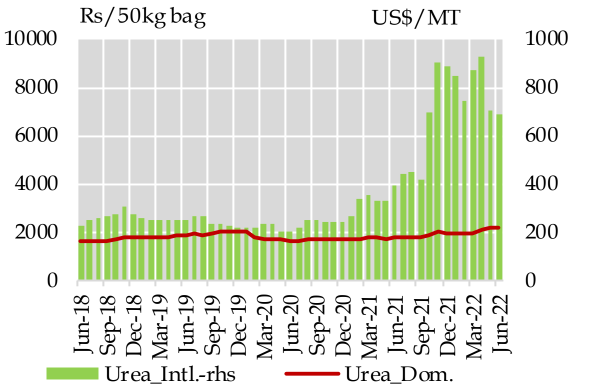

شکل 2.25ب: ڈی اے پی کی قیمتیں: ملکی بمقابلہ بین الاقوامی

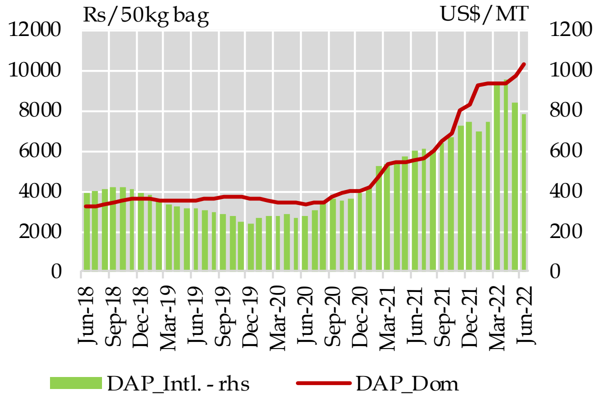

Source: National Fertilizer Development Centre & World Bank

طلب کے تناظر میں ڈی اے پی کی قیمت میں تیزی سے اضافے نے کھاد کے استعمال پر منفی اثرات مرتب کیے، جس کے نتیجے میں اس جز میں سرگرمیوں کی رفتار سست ہوگئی۔ ڈی اے پی کی قیمتوں میں اضافے کو اس پروڈکٹ کی عالمی قیمت کے بڑھنے سے منسوب کیا جا سکتا ہے، جسے محدود ملکی پیداواری گنجائش کے سبب زیادہ تر درآمد کیا جاتا ہے (**شکل 2.25الف**)۔ اس کے مقابلے میں ملکی یوریا کی قیمتیں عالمی قیمتوں میں اضافے کے باوجود بڑی حد تک مستحکم رہیں (**شکل 2.25ب**)۔ پاکستان میں یوریا کی پیداوار کی نصب شدہ استعداد اس پروڈکٹ کی حالیہ طلب سے کافی حد تک ہم آہنگ ہے، اور اسی وجہ سے یہ صنعت عالمی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ سے محفوظ رہتی ہے۔

خصوصاً نائٹروجن سے بنی ہوئی کھاد، زیادہ تر یوریا، میں مالی سال 22ء کے دوران 2.0 فیصد نمو ہوئی، جبکہ مالی سال 21ء میں 5.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔ فاسفیٹ سے بنی کھاد کی پیداوار میں مالی سال 22ء کے دوران 7.5 فیصد نمو درج کی گئی، جبکہ گذشتہ برس 18.6 فیصد توسیع ہوئی تھی۔

یوریا کے پیداکاروں میں مالی سال 21ء کے مقابلے میں مالی سال 22ء کے دوران بڑی فرموں کی پیداوار میں معمولی اضافہ ہوا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ کچھ پلانٹس نے تعمیر و مرمت اور اپ گریڈیشن کے لیے اپنی پیداوار کو معطل کر دیا تھا۔ مزید برآں، چھوٹی فرموں کی پیداوار، خصوصاً مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں گیس کی رسد میں تعطل نے چھوٹی فرموں کی پیداوار کو متاثر کیا۔

ڈی اے پی کی قیمت اور طلب اجناس کی عالمی قیمتوں میں تیزی کے ساتھ اضافے سے متاثر ہوئی تھی۔ پاکستان ڈی اے پی کی پیداوار میں خود کفیل نہیں ہے، اس لیے اس کھاد کی عالمی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ ملکی منڈی میں قیمتوں کو متاثر کرتا ہے۔ مالی سال 22ء میں خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت، رسدی زنجیر کے مسائل، کھاد کی برآمدات پر چین کی پابندیوں اور جاری روس یوکرین تنازعہ کے سبب کھاد کی عالمی قیمتیں بڑھ گئی تھیں۔ چونکہ روس اور بیلاروس پوٹاش سے بنی کھادوں کے اہم پیداکاروں میں شامل ہیں، اس لیے ان ممالک کے ساتھ تجارت پر پابندیاں اجناس کی قیمتوں میں اضافے پر منتج ہوئیں۔ اس تنازع کے علاوہ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی نے بھی ملکی قیمت بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

یوریا کے مقابلے میں ڈی اے پی کی بلند قیمت نے کھاد کے غیر متوازن استعمال میں اضافہ کر دیا ہے۔ اس کی عکاسی اس کھاد کے استعمال کی مقدار سے ہوتی ہے۔ مالی سال 22ء میں یوریا کے استعمال میں 6.8 فیصد اضافہ ہو گیا، جبکہ اسی مدت میں ڈی اے پی کے استعمال میں 14.0 فیصد کمی آ گئی۔

پیداواری استعداد کے مسائل اور صاف شدہ پیٹرولیم کی بڑھتی ہوئی درآمدات نے پیٹرولیم مصنوعات کی نمو کو معتدل کر دیا

مالی سال 22ء میں پیٹرولیم مصنوعات کے شعبے کی نمو سست ہو کر 0.7 فیصد رہ گئی، جبکہ مالی سال 21ء میں 17.9 فیصد رہی تھی۔ متعدد عوامل نے پیداواری سرگرمیوں کو نقصان پہنچایا۔ ریفائنریوں کو یورو 5 سے ہم آہنگ ایندھن کی پیداوار کے مطابق اپ گریڈ نہیں کیا گیا ہے، جس کا نتیجہ فرنس آئل کی اضافی پیداوار کی صورت میں نکلتا ہے۔ فرنس آئل کی طلب قدرے کم ہے اور ماحولیاتی اعتبار سے بھی یہ نقصان دہ ہے۔ اس کے نتیجے میں زیر جائزہ مدت کے

دوران خام پیٹرولیم کے مقابلے میں ریفائنڈ پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات بڑھ گئیں۔ خصوصاً، مالی سال22ء کے دوران صاف پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات28.3 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر18.1 ملین میٹرک ٹن تک پہنچ گئیں، جبکہ اس کے مقابلے میں مالی سال21ء میں 14.1 ملین میٹرک ٹن رہی تھیں(**شکل2.26**)۔اس کے مقابلے میں خام پیٹرولیم کی درآمدات5.3 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر9.3 ملین میٹرک ٹن پہنچ گئیں، جو گذشتہ برس8.8 ملین میٹرک ٹن تھیں۔

شکل2.26: پیٹرولیم اجزا کی درآمدی مقدار

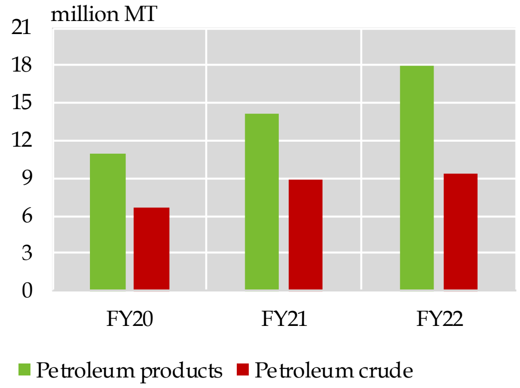

Source: Pakistan Bureau of Statistics

پیداواری استعداد کے مسائل سے جزوی طور پر صاف پیٹرولیم مصنوعات کی بڑھتی ہوئی درآمدات کو ترجیح دینے کی وضاحت ہوتی ہے، کیونکہ کچھ آئل ریفائنریاں مارکیٹ کے بدلتے ہوئے محرکات اور ضوابط کے پیش نظر اپنے پلانٹس اپ گریڈ کرنے اور یورو5 سے ہم آہنگ ایندھنوں کے مطابق پیداواری ساخت کو ڈھالنے کے مرحلے سے گزر رہی ہیں۔ عالمی سطح پر ترقی یافتہ معیشتوں نے فضائی آلودگی میں کمی کی غرض سے مسلسل خود کو نئے یورو معیارات سے ہم آہنگ کیا ہے،1992ء میں متعارف کیے گئے یورو ون سے لے کر2014ء میں یورو6 تک، تاکہ فضائی آلودگی میں کمی کی جا سکے۔ پاکستان2020ء سے مرحلہ وار یورو5 پر منتقل ہو رہا ہے، جبکہ قبل ازیں2008ء تا2020ء کے دوران یورو 2 معیار پر عملدرآمد کیا گیا تھا۔

پیٹرولیم کی صنعت نے خود کو اب تک اپ گریڈیشن کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں کیا ہے، جن پر خاصی مالی لاگت آتی ہے۔[40]

مزید برآں، اپنے موجودہ ریفائننگ پروسیس میں صنعت خاصی مقدار میں فرنس آئل کی پیداوار کرتی ہے، جس کا بڑا حصہ بجلی کے پلانٹس استعمال کر رہے ہیں۔ حکومت کی جانب سے گیس، کوئلے، ایٹمی اور قابل تجدید توانائی کے سستے ذرائع پر منتقلی کے سبب گذشتہ چند برسوں میں فرنس آئل کی طلب میں کمی آنا شروع ہوگئی ہے۔ نتیجتاً، فرنس آئل کے ذخائر میں خاصا اضافہ ہو چکا ہے۔[41] یہ صورت حال اس وقت تک برقرار رہنے کا خدشہ ہے جب تک کہ مقامی ریفائنریاں فرنس آئل کو کریک کرکے ہلکے سلفر کے حامل ڈیزل اور پیٹرول جیسی صاف پیٹرولیم مصنوعات تیار کرنے کے لیے خود کو اپ گریڈ نہیں کرلیتیں۔ مقامی ریفائنریاں اپنے کارخانوں کی اپ گریڈیشن میں سرمایہ کاری کرنے کی منصوبہ بندی کررہی ہیں، جس سے فرنس آئل کی پیداوار کم ہو گی اور پیٹرول جیسی بلند طلب کی حامل مصنوعات کی پیداوار میں اضافہ ہو جائے گا۔[42]

شکل2.27: گنا اور چینی

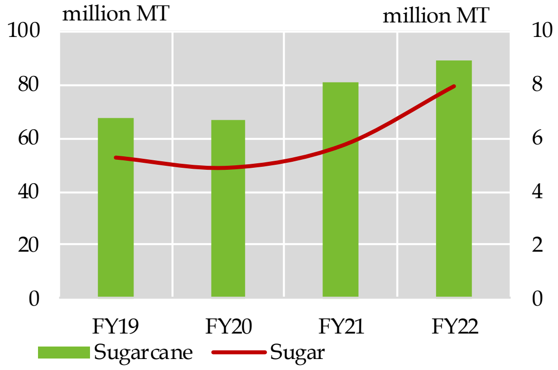

Source: Pakistan Bureau of Statistics

نظر ثانی شدہ چین پاکستان آزاد تجارتی سمجھوتے کے تحت کسٹم ڈیوٹی سے استثنیٰ کی وجہ سے آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کے لیے چین سے ایندھن کی درآمد منافع

40 مثلاً، پاکستان ریفائنری لمیٹڈ کے ریفائنری توسیع اور اپ گریڈ پروجیکٹ کی تخمینہ شدہ لاگت، بشمول یورو5 تعمیل اور پیداواری گنجائش کو دگنا کرنا،1.2 ارب ڈالر ہے۔ماخذ: پاکستان ریفائنری لمیٹڈ، فنانشل رپورٹ برائے نو مہینے، 31مارچ2022ء۔

41 ماخذ: نیپرا۔

42 پاکستان ریفائنری لمیٹڈ اور سنرجیکو جیسے مقامی ریفائنز منتقلی کے گہرے طریقوں میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔

بخش بن گئی۔ نتیجتاً، چین سے موٹر اسپرٹ کا درآمدی حجم مالی سال22ء میں تقریباً چار گنا سال بسال اضافے کے ساتھ بڑھ کر 4.1 ملین میٹرک ٹن تک پہنچ گیا، جبکہ گزشتہ برس یہ 1.2 ملین میٹرک ٹن تھا۔

غذائی شعبے کی نمو کا اہم محرک چینی کی پیداوار تھی

مالی سال22ء میں غذائی شعبے میں 8.4 فیصد نمو ہوئی، جبکہ مالی سال21ء میں 22.2 فیصد نمو ہوئی تھی۔ مالی سال22ء میں چینی کی پیداوار 39.1 فیصد بڑھ گئی، جبکہ گزشتہ برس 16.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس اضافے کو گزشتہ برس کے مقابلے میں گنے کی پیداوار میں 9.4 فیصد اضافے سے منسوب کیا گیا (**شکل 2.27**)۔ گنے کی پیداوار میں اضافے کو بلند دیکھ بھال کی حامل کپاس کی فصل کے مقابلے میں اس کی اضافی نفع یابی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ وقت کے لحاظ سے اس اضافی پیداوار کی عکاسی مالی سال22ء کی تیسری سہ ماہی میں ایل ایس ایم ڈیٹا سے ہوتی ہے کیونکہ ایک سال پہلے کے مقابلے میں اس سیزن میں گنے کی کٹائی اور پچل کاری میں تاخیر ہوئی تھی۔

فرنیچر

مالی سال22ء میں فرنیچر سازی کی صنعت میں 180.2 فیصد توسیع ہوئی، جبکہ ایک سال قبل 171 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس شعبے کی کارکردگی کو جزوی طور پر لکڑی کے فرنیچر کی برآمدات سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ زیر جائزہ مدت میں فرنیچر کی برآمدات میں 171.0 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گزشتہ برس 38.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔ برآمدات کے ڈیٹا کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ کو لکڑی کے فرنیچر کی برآمدات خاصی بڑھ گئیں۔ اسی طرح، منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ گھریلو استعمال کے لیے لکڑی کے فرنیچر کی مشرقی یورپ کو برآمدات بھی بڑھ رہی ہیں۔

2.4 خدمات

مالی سال22ء میں خدمات کے شعبے کی پیداوار میں 6.2 فیصد توسیع ہوئی جبکہ پچھلے سال 6.0 فیصد اضافہ ہوا تھا (**جدول 2.13**)۔ اس شعبے کی سرگرمی میں اضافے کو مسلسل پالیسی اعانت سے منسوب کیا جاسکتا ہے، نتیجتاً درآمدات بڑھ گئیں اور اجناس کے پیداواری شعبوں کو پیداوار بڑھانے میں سہولت ملی۔

مزید برآں، میرا پاکستان میرا گھر اور روشن اپنا گھر جیسی اسکیموں نے بھی بینکاری اور ریئل اسٹیٹ کے شعبوں پر مثبت اثرات مرتب کیے۔[43]

جدول 2.13: خدمات کے شعبے میں نمو

	نمو فیصد میں		جی ڈی پی کی نمو میں حصہ	
	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء
خدمات	**6.0**	**6.2**	**3.5**	**3.6**
تھوک اور خردہ تجارت	10.6	10.0	1.8	1.8
ٹرانسپورٹ اور اسٹوریج	5.1	5.4	0.5	0.6
رہائش اور غذائی خدمات	4.1	4.1	0.1	0.1
معلومات اور مواصلات	7.5	11.9	0.2	0.3
فنانس اور بیمہ کی سرگرمیاں	5.9	4.9	0.1	0.1
ریئل اسٹیٹ سرگرمیاں	3.6	3.7	0.2	0.2
نظم عامہ اور سوشل سیکیورٹی	-0.5	-1.2	0.0	-0.1
تعلیم	3.3	8.7	0.1	0.3
انسانی صحت اور سماجی سرگرمیاں	2.8	2.2	0.0	0.0
دیگر نجی خدمات	5.0	3.8	0.4	0.3

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے

تھوک اور خردہ شعبہ

اجناس کے پیداواری شعبے کی بدولت تھوک اور خردہ شعبے میں توسیع کا عمل جاری رہا

تھوک اور خردہ شعبے میں نمو کی رفتار جاری رہی اور اس میں مسلسل دوسرے برس 10 فیصد نمو درج کی گئی۔ زراعت اور مینوفیکچرنگ میں نمو کا نتیجہ تھوک اور خردہ شعبے کی پیداوار میں توسیع کی صورت میں نکلا (**جدول 2.14**)، اور سال بسال بنیادوں پر زرعی شعبے میں 4.4 فیصد اور ایل ایس ایم میں 11.9 فیصد نمو ہوئی۔

مالی سال22ء کے دوران درآمدات بڑھ کر 80.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ گزشتہ برس 56.4 ارب ڈالر رہی تھیں، جو اس میں 42.1 فیصد اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔[44] درآمدات میں اضافے کا اہم سبب غذائی اجزا جیسی صارفی اشیاء اور زراعت اور صنعت کے خام مال میں اضافہ تھا۔

[43] وزارت خزانہ، وسط سال معاشی جائزہ، جولائی 2021ء دسمبر 2021ء۔

[44] پاکستان دفتر شماریات۔

جدول 2.14: تھوک اور خردہ تجارت

زرعی قرضہ ارب روپے میں، درآمدات ارب امریکی ڈالر

	م س21ء	م س22ء
ایل ایس ایم میں سال بسال نمو	10.2	11.7
زرعی قرضوں کی تقسیم	13.6	14.2
درآمدات	56.4	80.1

ماخذ: ایس بی پی، پی بی ایس

ٹرانسپورٹ

ٹرانسپورٹ کے شعبے کی سرگرمی میں اضافہ دیکھا گیا

مالی سال22ء میں ٹرانسپورٹ کے شعبے میں5.4فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس5.1فیصد اضافہ ہوا تھا (**جدول2.15**)۔ اس شعبے کی نمو کا اہم سبب پوری معیشت میں معاشی سرگرمیوں میں بہتری تھی۔

جدول2.15: ٹرانسپورٹ، اسٹوریج اور مواصلات، تین سرکاری اجزا کی خام قدر اضافی نمو

	م س21ء	م س22ء
روڈ ٹرانسپورٹ	9.0	5.0
فضائی ٹرانسپورٹ	-59.6	26.5
مواصلات	-12.1	0.3

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

کووڈ کے دوران نافذ پابندیوں کے ہٹنے سے فضائی ٹرانسپورٹ بحال ہوگئی۔ مالی سال22ء میں ٹرانسپورٹ کے شعبے کو پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں 10 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس3 فیصد نمو ہوئی تھی[45] (**شکل 2.28**)۔ مالی سال22ء میں ہوابازی اور ریلوے فروخت بھی بڑھ گئی[46]، جبکہ اس کے ساتھ ہلکی کمرشل گاڑیوں کی فروخت میں اضافہ ہوگیا۔ ان اظہاریوں سے ٹرانسپورٹ کے شعبے کی سرگرمی میں اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے۔

شکل2.28: ٹرانسپورٹ شعبے کو پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں نمو

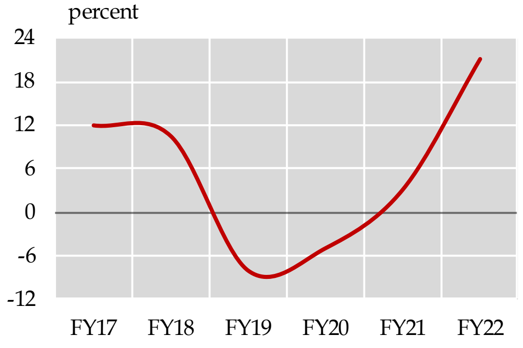

*MS and HSD

Source: Oil Companies Advisory Council

ٹریکٹروں کی فروخت میں خاصا اضافہ دیکھا گیا۔ مالی سال22ء میں ٹریکٹروں کی فروخت58,940 اکائیاں رہی، جبکہ مالی سال21ء میں فروخت ہونے والے ٹریکٹروں کی تعداد[47] 50,920 تھی۔ فروخت میں اضافے کو حکومت کے ریلیف پیکج سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس نے کم ٹیرف پر درآمدی فارم مشینری اور آلات فراہم کرنے کا موقع فراہم کیا۔[48]

اطلاعات اور ٹیلی مواصلات

اطلاعات اور ٹیلی مواصلات کی رفتار خاصی بڑھ گئی

مالی سال22ء میں اطلاعات اور ٹیلی مواصلات کے شعبے میں11.9 فیصد نمو ہوئی، جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس7.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ جون مالی سال22ء تک ٹیلی گنجائیت بڑھ کر88.34 فیصد تک پہنچ گئی، جو مالی سال21ء میں84.6 فیصد تھی۔[49] مالی سال22ء میں براڈبینڈ کے استعمال کنندگان کی تعداد میں بھی اضافہ ہوگیا، جسے گھر سے کام کرنے کے انتظامات، آن لائن تعلیم وتربیت اور ملک میں ای کامرس پلیٹ فارموں میں مسلسل اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔[50]

45 تیل کی صنعت کے اعداد وشمار، او سی اے سی۔
46 او سی اے سی۔
47 پی اے ایم اے، سالانہ رپورٹ برائے فروخت اور پیداوار۔
48 کسٹم ڈیوٹی صفر تا دو فیصد اور جی ایس ٹی 5 فیصد، پاکستان اقتصادی سروے۔
49 پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی۔
50 تفصیلات کے لیے دیکھیے باکس6.1: پاکستان کی آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات میں توسیع کے بنیادی عوامل، باب6۔

ٹیلی مواصلات، کمپیوٹر اور اطلاعاتی خدمات سمیت آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات مالی سال 22ء میں بڑھ کر 2.6 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ مالی سال 21ء میں یہ 2.1 ارب ڈالر تھیں۔ سافٹ ویئر، کال سینٹروں اور مشاورتی خدمات میں قابل ذکر نمو ہوئی جسے کووڈ کی وبا کے سبب آئی سی ٹی خدمات کی عالمی طلب میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

مزید برآں، ملک بھر میں ڈجیٹل بینکاری کے استعمال میں اضافہ ہو رہا ہے، جس کی عکاسی ریئل ٹائم آن لائن برانچوں جیسے ذرائع سے ٹرانزیکشنوں کی تعداد میں مسلسل اضافے سے ہوتی ہے (**شکل 2.29**)۔

شکل 2.29: بروقت آن لائن بینکاری اور انٹرنیٹ بینکاری لین دین

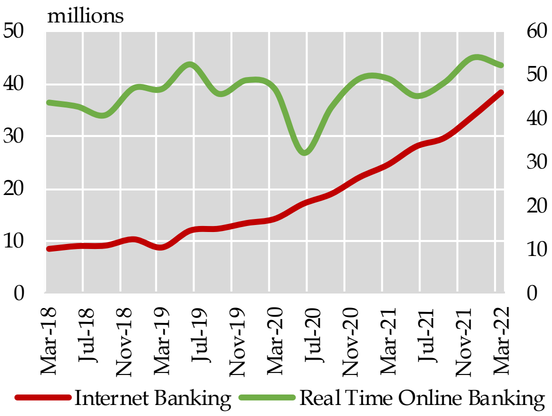

Source: State Bank of Pakistan

مالیات اور بیمہ

مالیات اور بیمہ کے شعبے کی رفتار سست رہی

مالی سال 22ء میں مالیات اور بیمہ کی سرگرمیوں میں 4.9 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس ان میں 5.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس شعبے کی نمو میں اہم کردار بینکاری کے شعبے کا تھا (**جدول 2.16**)۔ شعبۂ بینکاری کی سرگرمیوں میں اضافے کی عکاسی اثاثوں اور ڈپازٹس کے بڑھنے سے ہوتی ہے۔ مالی سال 22ء میں بینکوں کے ڈپازٹس 15 فیصد اضافے سے بڑھ کر 22.8 ٹریلین روپے تک پہنچ گئے، جو مالی سال 21ء میں 19.8 ٹریلین روپے تھے۔ ڈپازٹس میں اضافے کو بلند ترسیلاتِ زر اور شرح سود میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ مالی سال 22ء کے دوران منافع بعد از ٹیکس، اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع جیسے دیگر اظہاریوں میں بھی نمایاں بہتری دیکھی گئی۔

مزید برآں، مالی سال 22ء میں بینکوں کے قرضوں میں بھی 21 فیصد اضافہ ہوا، جس کی اہم وجوہات میں بلند معاشی نمو اور اسٹیٹ بینک کی ری فنانس اسکیموں کے تحت قرضوں کی تقسیم تھی۔

دیگر مالی خدمات کی خام قدر اضافی میں سکڑاؤ (**جدول 2.16**) دیکھا گیا، کیونکہ سیاسی بے یقینی، جاری کھاتے کے بڑھتے ہوئے خسارے اور آئی ایم ایف پروگرام کی شروعات میں تاخیر کے سبب پاکستان اسٹاک ایکس چینج کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لائف انشورنس کے شعبے کی اثاثہ جاتی بنیاد میں سست رفتاری کے سبب بیمہ، نوبیمہ اور پنشن فنڈز میں بھی سکڑاؤ دیکھا گیا۔[51]

جدول 2.16: مالیات اور بیمہ کی خام قدر اضافی

	پوائنٹ حصہ	م س 21ء	م س 22ء
دیگر زری وساطت	5.2	7.1	6.1
جدولی بینک	4.9	7.0	5.9
غیر جدولی بینک	0.3	14.0	18.0
بیمہ، نوبیمہ اور پنشن فنڈز	-0.1	0.0	-2.1
مالی خدمات کی ضمنی سرگرمیاں	-0.1	15.6	-1.9
مرکزی بینکاری	0.0	-25.0	0.6
دیگر مالی خدمات	-0.1	15.6	-1.9
مالیات اور بیمہ	4.9	5.9	4.9

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے

ریئل اسٹیٹ

ریئل اسٹیٹ نے اپنی رفتار برقرار رکھی

مالی سال 22ء میں ریئل اسٹیٹ کے شعبے میں 3.7 فیصد نمو ہوئی، جو تقریباً گذشتہ برس کی 3.6 فیصد جتنی ہی ہے۔ ریئل اسٹیٹ اور جی ڈی پی کا حصہ بھی گذشتہ پانچ برسوں کے دوران تقریباً 5 فیصد رہا ہے۔[52] تاہم، مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی میں پچھلی سہ ماہیوں کے مقابلے میں اجناس کے پیداواری شعبوں میں سست رفتاری نے بھی ریئل اسٹیٹ سرگرمیوں کو متاثر کرنا شروع

[51] باب 6.3: مالی استحکام کا جائزہ برائے 2021ء، بینک دولت پاکستان۔

[52] پاکستان اقتصادی سروے 2021-2022ء۔

کر دیا تھا (شکل 2.30)۔ تاہم، ریئل اسٹیٹ کی قیمتوں میں اضافہ مہنگائی کی مجموعی شرح سے بلند رہا، جس سے ریئل اسٹیٹ کے شعبے میں منافع کے تسلسل کی نشاندہی ہوتی ہے۔

شکل 2.30: ریئل اسٹیٹ قیمتوں میں نمو

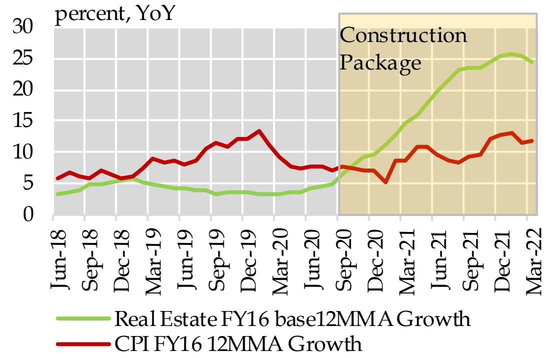

Note: Residential property prices; real estate index has been rebased to FY16 to correspond with CPI base year
Source: Zameen.com, Pakistan Bureau of Statistics

اسٹیٹ بینک کی دو زر اعانت یافتہ اسکیموں، میرا پاکستان میرا گھر (اندرون ملک افراد کے لیے) اور روشن اپنا گھر (بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے لیے) نے بھی اس شعبے کی سرگرمیوں کو بڑھانے میں کردار ادا کیا۔

دیگر خدمات

معمول کی کلاس روم سرگرمیوں کے آغاز کے ساتھ تعلیم کے شعبے کی سرگرمیوں میں تیزی آگئی، کیونکہ مالی سال 22ء میں کووڈ کے اثرات ختم ہو گئے تھے۔ گذشتہ برس نقل و حرکت پر پابندیوں کی وجہ سے تعلیمی اداروں نے زیادہ تر آن لائن کلاسیں شروع کر دی تھیں۔

شعبہ صحت کے اہلکاروں کی تعداد[53] میں اضافے کے باوجود اس شعبے میں سکڑاؤ دیکھا گیا۔ حالیہ برسوں میں صحت اور تعلیم پر اخراجات کسی تبدیلی کے بغیر اپنی سطح پر برقرار رہے ہیں۔

گذشتہ برس کی نسبت مالی سال 22ء میں غذا اور رہائش کے شعبے میں 4.1 فیصد نمو ہوئی۔ پبلک ایڈمنسٹریشن اور سوشل سیکورٹی خدمات میں 1.2 فیصد کی ہوئی، جبکہ مالی سال 21ء میں 0.2 فیصد سکڑاؤ دیکھنے میں آیا تھا۔

2.5 افرادی قوت

عبوری تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 22ء میں افرادی قوت کی مارکیٹ مستحکم رہی۔ پنجاب اور سندھ میں زیادہ صنعتی کارکنوں کو بھرتی کیا گیا اور خدمات اور تعمیرات دونوں شعبوں کی اجرتوں میں اضافہ جاری رہا۔ اسٹیٹ بینک کے اعتماد کاروبار سروے (ایس بی پی، بی سی ایس) اور اسٹیٹ بینک کے اعتماد صارف سروے (ایس بی پی، سی سی ایس) کے تازہ ترین نتائج میں روزگار کے امکانات میں معمولی بگاڑ دیکھا گیا۔

سندھ اور پنجاب دونوں میں صنعتی روزگار میں اضافہ دیکھا گیا

سندھ اور پنجاب کے صنعتی روزگار کے اشاریے کی پیمائش کے مطابق مالی سال 22ء میں صنعتی شعبے میں 8.8 فیصد زیادہ کارکنوں کو بھرتی کیا گیا، جبکہ گذشتہ برس 4.7 فیصد نمو ہوئی تھی (شکل 2.31)۔ سندھ میں روزگار کی نمو دواسازی اور چینی کے شعبوں میں بلند تھی، جبکہ پنجاب میں چمڑے کے جوتوں کی صنعت میں زیادہ کارکنوں کو بھرتی کیا گیا۔

شکل 2.31: پنجاب اور سندھ کا مشترکہ روزگار اور ایل ایس ایم اشاریہ

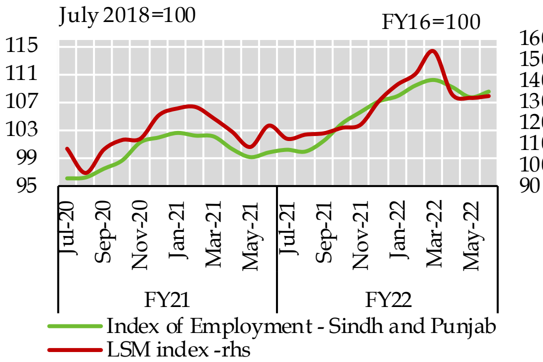

Source: Bureau of Statistics, Punjab, Bureau of Statistics Sindh and Pakistan Bureau of Statistics

[53] پاکستان اقتصادی سروے 2021-2022ء۔

پنجاب نے ٹیکسٹائل، چمڑے اور گندم کی پسائی کی صنعتوں میں زیادہ کارکنوں کو بھرتی کیا

مالی سال22ء میں پنجاب کے صنعتی شعبے کے روزگار میں 1.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس 1.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔[54] اس نمو میں اہم حصہ چمڑے، جوتوں، سوتی ٹیکسٹائل اور گندم کی پسائی کرنے والی صنعتوں کا تھا۔ ان شعبوں کے روزگار میں نمو ان صنعتوں کی پیداوار کی بلند سطح کو ظاہر کرتی ہے **(جدول 2.17)**۔ ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی صنعتوں کی پیداوار میں نمو کا اہم محرک برآمدات تھیں، جن میں مالی سال22ء میں ڈالر کی مالیت کے لحاظ سے 25.5 فیصد نمو ہوئی۔ برآمدات کا حجم بھی بڑھ گیا، خصوصاً ریڈی میڈ گارمنٹس کا، جس کے حجم میں زیر جائزہ مدت کے دوران 55.3 فیصد تک اضافہ ہوگیا۔

جدول 2.17: م س22ء کے دوران صنعتی شعبے میں بھرتی/نکالے گئے ملازمین کی اوسط تعداد

	م س21ء	م س22ء
پنجاب	**4,873**	**5,638**
سوتی ٹیکسٹائل	2,901	2,592
گندم کی پسائی	1,384	1,037
چینی	1,053	655
چمڑے کے جوتے	-157	1,751
سیمنٹ	-76	54
دواسازی	-200	366
گاڑیاں	4	-2
سندھ*	**-1,909**	**19,550**
سوتی ٹیکسٹائل	-744	15,629
چینی	-261	3,673
کھال کو چمڑے میں بدلنا	440	-1,131
سیمنٹ	419	-2,191
دواسازی	2,714	6,840
گاڑیاں	1,153	-5,464

*علاوہ فولادی صنعت

ماخذ: پنجاب دفتر شماریات، اور سندھ دفتر شماریات

چمڑے کے جوتوں کی صنعت میں مصنوعات کی بیرونی طلب نے ممکنہ طور پر روزگار کے مواقع بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ بلند مقدار کے بل بوتے پر مالی سال22ء میں اس صنعت کی برآمدات کے حجم میں 11.4 فیصد اضافہ درج کیا گیا۔ اسی طرح، سوتی ٹیکسٹائل کے شعبے میں روزگار کی نمو کو مقامی تیار شدہ سامان کی بیرونی طلب میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ مالی سال22ء میں ٹیکسٹائل برآمدات 25.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 19.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ گذشتہ برس 15.4 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔

پنجاب میں گندم کی پسائی کے کارکنوں کی ملازمتوں کی مارکیٹ میں تیزی دیکھنے میں آئی ہے، کیونکہ جولائی تا اپریل مالی سال22ء میں روزگار کے اضافی مواقع پیدا کیے گئے۔ زیر جائزہ مدت میں گندم کی فصل کی کم پیداوار کے باوجود اس صنعت میں صنعتی کارکنوں کی تعداد میں اضافہ ممکنہ طور پر اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ گندم کے بیشتر کاشت کار چھوٹی صنعتوں کو آٹے کے لیے استعمال کرنے کے بجائے بڑے صنعتی یونٹوں کو گندم فروخت کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ملک نے مالی سال22ء میں 2.2 ملین ٹن گندم بھی درآمد کی، جس سے اس شعبے کی سرگرمی بڑھ گئی جو زیادہ کارکنوں کی بھرتی پر منتج ہوئی۔

سندھ میں روزگار میں نمو کی صورت حال متاثر کن رہی، خصوصاً دواسازی کے شعبے میں

مالی سال22ء کے دوران سندھ کے مینوفیکچرنگ شعبے میں زیادہ کارکنوں کو بھرتی کیا گیا[55] **(جدول 2.17)**۔ زیر جائزہ مدت میں اوسطاً روزگار میں 19,550 کارکنوں کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس 1,909 کارکنوں کی کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ پنجاب کی طرح سوتی ٹیکسٹائل کے شعبے میں روزگار کے مواقع میں خاصا اضافہ دیکھا گیا۔

نجی شعبے کی صحت کی خدمات میں اضافہ اور دواسازی کی مصنوعات کی پیداوار میں دوہندسی نمو سے مالی سال22ء میں اس صنعت میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں مدد ملی۔ مالی سال22ء میں دواسازی کے شعبے میں 13.3 فیصد توسیع ہوئی، جبکہ گذشتہ برس 9.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔ نتیجتاً، مالی سال22ء کے دوران اوسطاً 6840 مزید کارکنوں کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس 2714 ملازمین کو بھرتی کیا گیا تھا۔ اس اضافے کو صحت کے شعبے کی معاشی سرگرمیوں میں اضافے، خصوصاً سندھ میں، سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جہاں پر دواسازی کے شعبے کی بیشتر پیداواری تنصیبات واقع ہیں۔

54 صنعتی پیداوار اور روزگار کا ماہانہ سروے، دفتر شماریات سندھ۔

55 سندھ میں صنعتی پیداوار اور روزگار کا ماہانہ سروے

شکل 2.32 الف: شعبہ خدمات کے کاروباری اعتماد سروے کا اشاریہ برائے روزگار

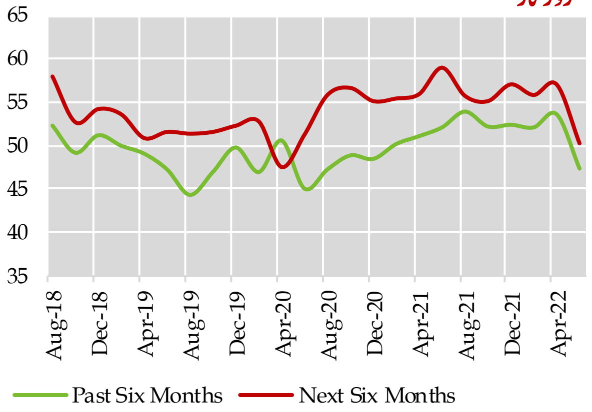

Source: State Bank of Pakistan

مزید برآں، گنے کی ریکارڈ پیداوار سے پنجاب کے مقابلے میں سندھ میں روزگار کے مزید مواقع تخلیق کرنے میں مدد ملی۔ جولائی تا اپریل مالی سال22ء کی مدت میں گاڑیوں اور سیمنٹ کی صنعتوں میں کارکنوں کی کمی کا سلسلہ جاری رہا۔ بیرونی طلب میں کمی، جزوی طور پر مال برداری کی لاگت میں اضافے کے سبب، جنوب میں سیمنٹ کے پیداکاروں کی نمو میں رکاوٹ ثابت ہوئی، جس کے نتیجے میں ممکنہ طور پر کارکنوں کو برطرف کیا گیا۔ گاڑیوں کے معاملے میں گاڑیوں کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ، مقامی سطح پر پرزوں کی کم تیاری اور سیمی کنڈکٹر چپس کی قلت نے افرادی قوت کی طلب پر منفی اثرات مرتب کیے، جس کا نتیجہ ملازمین کی برطرفیوں کی صورت میں نکلا۔

اسٹیٹ بینک کے اعتماد سرویز بڑی حد تک مثبت رہے

جون2022ء میں اسٹیٹ بینک کے کاروباری اعتماد کے سروے اور جولائی2022ء میں اسٹیٹ بینک کے اعتماد کاروبار سروے سے ظاہر ہوتا ہے کہ روزگار کے متعلق توقعات کم ہو گئی تھیں، جسے مالی سال22ء کی دوسری ششماہی میں نسبتاً سست معاشی سرگرمیوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

خدمات کے شعبے میں مالی سال22ء کے دوران گذشتہ چھ مہینوں میں روزگار کے اشاریے میں4.7 پوائنٹس کی ہوئی، جبکہ آئندہ چھ مہینوں میں روزگار

شکل 2.32 ب: صنعتی شعبے کے کاروباری اعتماد سروے کا اشاریہ برائے روزگار

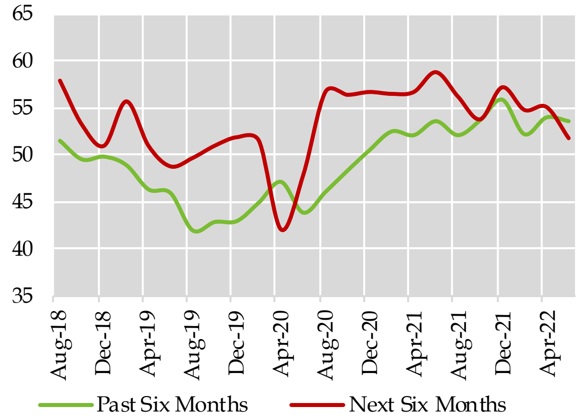

Source: State Bank of Pakistan

کے امکانات 8.6 پوائنٹس کمی کو ظاہر کرتے ہیں (**شکل2.32الف**)۔[56] گذشتہ چھ مہینوں کے دوران انڈیکس50 سے کم ہو گیا، جس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ منفی احساسات، مثبت احساسات پر غالب آ گئے۔[57]

شکل2.33: مستقبل کا بیروزگاری کا اشاریہ (اگلے چھ ماہ): اسٹیٹ بینک اعتماد صارف سروے

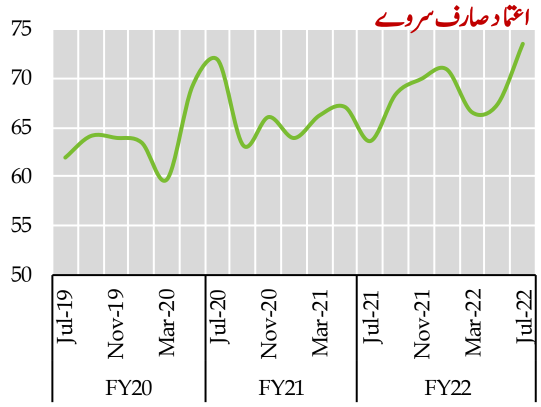

Source: State Bank of Pakistan

[56] کاروباری اعتماد سروے کی جون 2021ء کی لہر سے لے کر جون 2022ء تک۔

[57] کاروباری اعتماد سروے اور اعتماد صارف سروے کے نتائج کو ڈیفیوژن انڈیکس فارمیٹ میں پیش کیا گیا ہے، جو صفر اور100 کے درمیان ہے۔ ڈیفیوژن انڈیکس کی تعریف اس طرح کی جا سکتی ہے: DI < 50اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کریڈٹ / فنڈز کی دستیابی / قرض گیری کی لاگت کے متعلق منفی رائے کے مقابلے میں مثبت رائے زیادہ ہے۔ DI = 50 اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ مثبت رائے اور منفی رائے ایک دوسرے کے برابر ہیں۔ اور50 < DI سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ منفی آرا کے مقابلے میں مثبت آرا زیادہ ہیں۔

اسی طرح، صنعت کے معاملے میں اگلے چھ ماہ کے اشاریوں میں بھی 7.0 پوائنٹس کی ہوئی، تاہم گذشتہ چھ مہینوں کا اشاریہ اسی سطح پر رہا (**شکل 2.32ب**)۔ خدمات کے شعبے کے برعکس اشاریے بڑی حد تک مثبت رہے، کیونکہ مالی سال 22ء میں دونوں اشاریے 50 کی حد سے اوپر رہے۔

شکل 2.34: تعمیراتی شعبے کی اجرتوں میں نمو

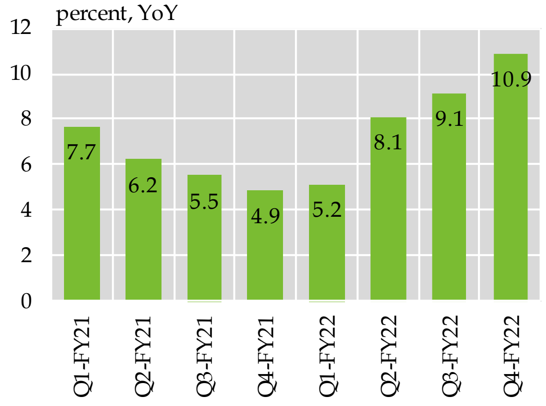

Source: Pakistan Bureau of Statistics

اسٹیٹ بینک کے اعتماد صارف سروے سے 2022ء میں افرادی قوت کی منڈی کے متعلق احساسات میں بگاڑ کی نشاندہی ہوتی ہے (**شکل 2.33**)۔ اسٹیٹ بینک کے اعتماد صارف سروے کے جولائی 2021ء سے جولائی 2022ء تک کی لہروں میں بیروزگاری کے پھیلاؤ کے اشاریے میں 10 پوائنٹس کا اضافہ ہو گیا۔ تاہم، چونکہ بیروزگاری کا اشاریہ 50 سے زائد رہا، اس لیے اس پوری مدت میں روزگار کے امکانات کے متعلق ناامیدی موجود رہی۔[58] اعتماد کاروبار سروے میں بیروزگاری کے اشاریے میں غیر موافق تبدیلی توانائی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور ان کے دورثانی اثرات کے بارے میں خدشات کو اجاگر کرتی ہے۔

سال کے دوران اجرتیں بڑھ گئیں

مالی سال 22ء میں خدمات اور تعمیرات دونوں شعبوں کی اجرتوں کے اظہاریوں میں نمو دیکھی گئی۔ خدمات کے شعبے میں بھی وسیع البنیاد اضافہ دیکھا گیا۔ مختصر یہ کہ مالی سال 22ء میں اجرتوں میں مہنگائی کی شرح، مجموعی مہنگائی کی شرح کے مقابلے میں کم رہی۔

تعمیرات کے شعبے میں مالی سال 22ء کے آغاز میں اجرتوں میں معمولی اضافہ ہوا تھا، لیکن سال گزرنے کے ساتھ اس کی رفتار بڑھ گئی۔ اجرتوں میں نمو کی سہ ماہی تفصیلات کو **شکل 2.34** میں دیا گیا ہے۔ بحیثیت مجموعی مالی سال 22ء کے دوران اجرتوں میں 11.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس یہ 5.1 فیصد تک بڑھی تھیں۔

شکل 2.35: خدمات کے شعبے کے پیشوں کی آمدنی میں نمو

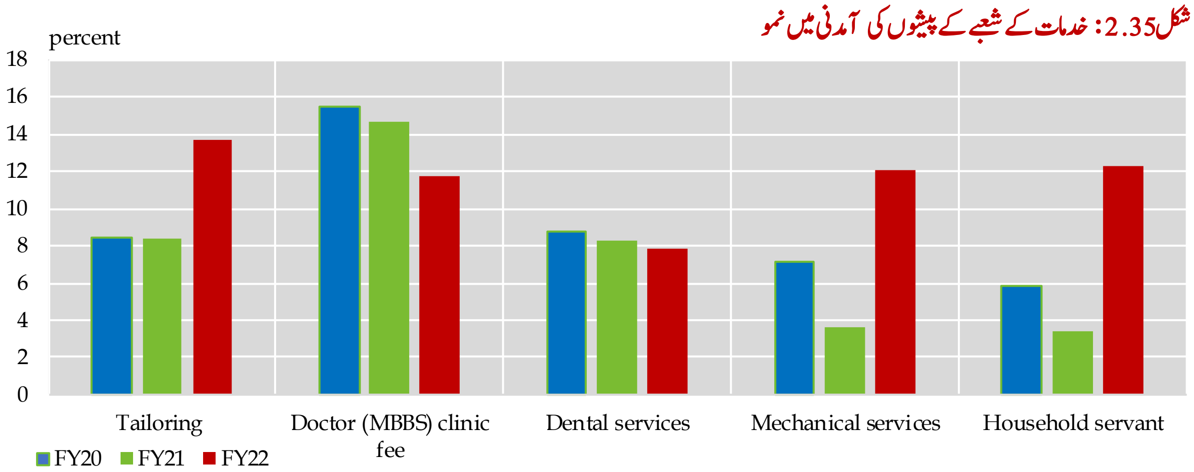

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[58] معاشی حالات کے متعلق صارف اور کاروباری توقعات سے انحراف میں کوئی نئی بات نہیں ہے، اور Mankiw et al (2003) کے مطابق یہ کلی معاشی تحرکات میں کلیدی اہمیت کا حامل ہو سکتا ہے۔ معلومات کے اسی دستیاب مجموعے کے تبادلے کے باوجود مختلف اقتصادی عاملین کی توقعات میں فرق پایا جاتا ہے۔ یہ بڑا فرق ہو سکتا ہے، اور وقت گزرنے کے ساتھ اس میں تبدیلی آسکتی ہے، اور کچھ لوگ پرانی معلومات پر اپنی توقعات تشکیل دیتے ہیں۔ (Source: N.G. Mankiw, R. Reis and Justin Wolfers (2003). Disagreement about inflation expectations. NBER Chapters. NBER Macroeconomics Annual 2003, Volume 18, pages 209-270. Massachusetts, NBER.)۔

خدمات کے شعبے میں طبی مشاورت اور دندان سازی جیسے بلند آمدنی والے پیشوں کی نمو سست ہو گئی۔ تاہم، کم آمدنی والے مکینکوں اور گھریلو ملازمین جیسے پیشہ ور ملازمین کی آمدنیوں میں ڈاکٹروں اور دندان سازوں کے مقابلے میں کافی تیز رفتاری سے اضافہ ہو گیا(**شکل 2.35**)۔

مختصر یہ کہ خدمات اور تعمیرات کے شعبوں کی اجرتوں میں نمو پورے سال کے دوران مہنگائی کی شرح سے کافی نیچے رہی، جو ان پیشوں کی حقیقی آمدنیوں میں بگاڑ کی نشاندہی کرتی ہے (**شکل 2.36**)۔مالی سال 22ء میں اجرتوں کی نمو اور مجموعی مہنگائی میں فرق گذشتہ برس کے مقابلے میں بہت بڑھ گیا۔

شکل 2.36: مجموعی بمقابلہ آمدنی کی مہنگائی

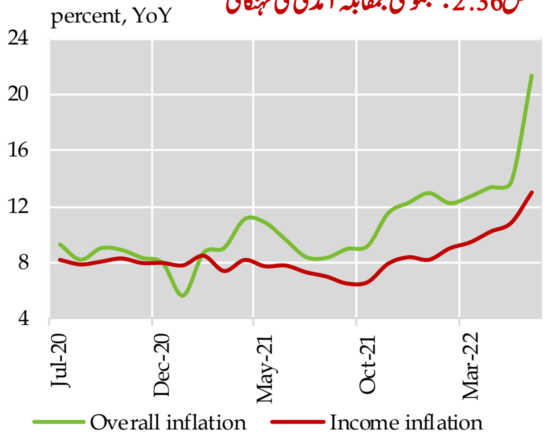

Source: Pakistan Bureau of Statistics